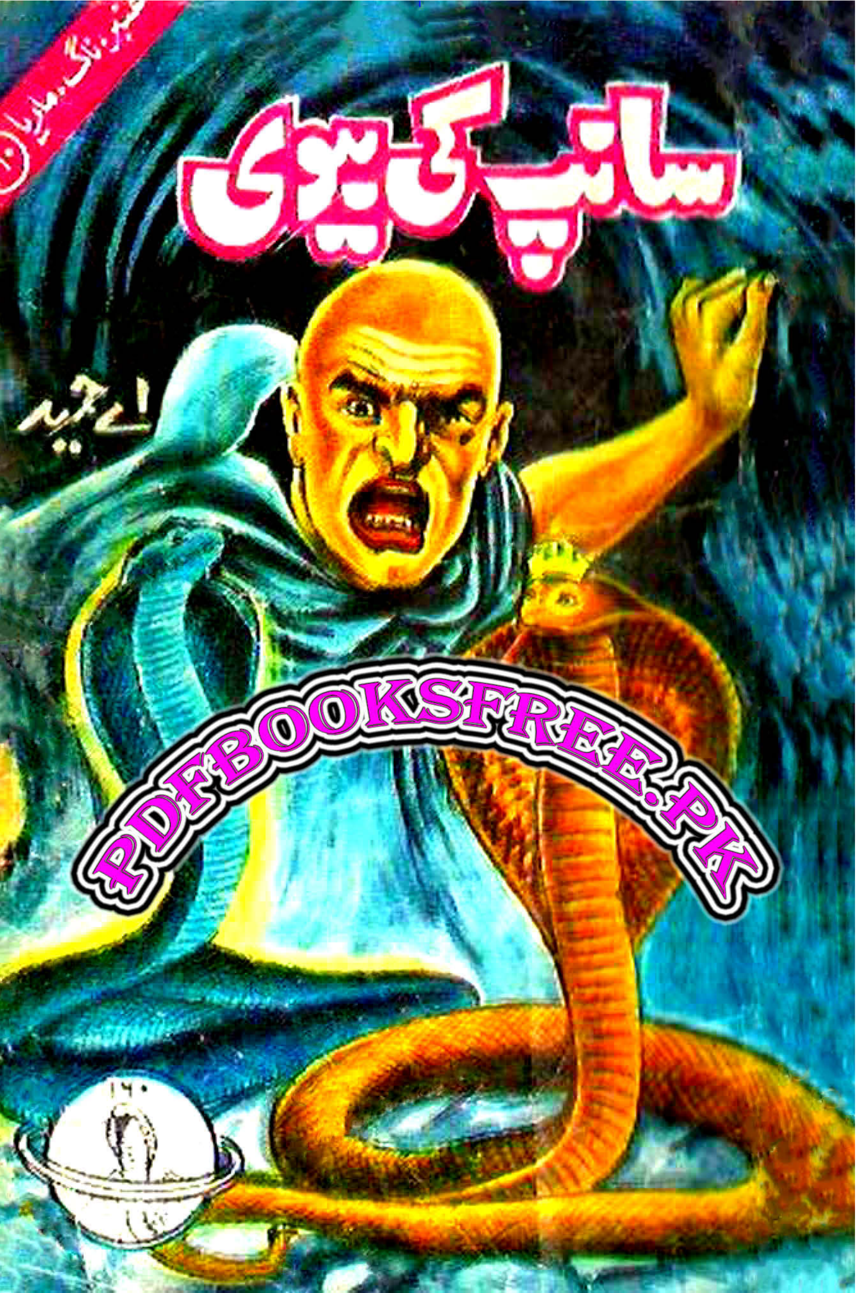

PDFBOOKSFREE.PK

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

قیمت ۷/۵۰ روپے

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ!

بار اوّل : ۱۹۸۷ء
ناشر : عدنان سلیم
عنبر پبلی کیشنز، ۱۴/بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔۸
مطبع : تاجدین پرنٹرز، لاہور

پیارے دوستو!

جیسے کہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ خلائی دنیا سے کستوری ناگن ہماری دنیا میں آئی ہے۔ اور اس کے آنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ وہ "ناگ" کو اغوا کر کے اپنی دنیا میں لے جائے۔ اس کے لیے وہ کیا کیا روپ اور ڈھنگ اختیار کر رہی ہے۔ بڑے ہی دلچسپ واقعات ہیں اور سب سے بڑی حیرت کی بات یہ ہے کہ خود "عنبر" کستوری ناگن کے ساتھ ناگ کی تلاش میں ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ناگ کو کستوری ناگن سے ملوا سکے۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ اس ملاقات کے بعد "ناگ" کے ساتھ کیا ہوگا۔ کیا عنبر کستوری کے لیے ناگ کو ڈھونڈ سکا۔ یہ آپ جلدی سے پڑھ کر دیکھ لیں۔

آپ کا انکل
اے حمید

۴۵۴/این راوچن سمن آباد، لاہور۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب:

- ناگن کو ناگ کی تلاش
- چھوٹے اہرام کا تابوت
- سانپ کی بیوی
- جلاد آ گیا
- ممبو دھوکہ کھا گیا

ناگن کو ناگ کی تلاش

طغرل نے کستوری ناگن کی آنکھ سے ٹپکتے آنسو شیشی میں اکٹھے کر لیے۔

جب کستوری ناگن کی آنکھ سے قطرے ٹپکنا بند ہو گئے تو طغرل نے شیشی بند کر کے اس کے خاوند سپہ سالار کو دی اور کہا۔ اب تیرا کام ہے۔ کہ بادشاہ عینی بال کو شربت یا کھانے میں یہ قطرے ڈال کر پلا دے۔ پھر دیکھ کیا ہوتا ہے۔ سپہ سالار نے شیشی سنبھال کر صندوق میں رکھ لی۔ طغرل وہاں سے چلا گیا۔ تھوڑی دیر میں کستوری ناگن کی آنکھ کھل گئی۔ وہ انگڑائی لے کر اٹھ بیٹھی۔

سپہ سالار نے کہا۔

”بیگم نیند لینے سے تمہاری طبیعت ہشاش بشاش

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہو گئی ہے میں ذرا دربار تک جا رہا ہوں بادشاہ
نے مجھے یاد کیا ہے۔ تھوڑی دیر میں واپس آ
جاؤں گا۔"

کستوری ناگن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں سرتاج! تم جاؤ میں کچھ دیر اور
آرام کروں گی۔"

سپہ سالار سیدھا شاہی محل میں آگیا۔ دوسری طرف طغرل اپنی حویلی میں آیا تو عنبر برآمدے میں بیٹھا ہوا ملا۔ عنبر نے طغرل کی طرف مسکرا کر دیکھا۔ طغرل فوراً اس کے پاس آگیا اور بولا۔

"تمہارا آدمی مصر سے کوکان بوٹی لے کر ابھی
نہیں آیا عنبر؟"

عنبر نے کہا۔

"ابھی تو وہ دو دن پہلے گیا ہے۔ پندرہ بیس دن تو کوکان بوٹی اکٹھی کرتے لگ ہی جائیں گے۔ ہاں میں نے سنا ہے کہ تمہارے سپہ سالار نے کسی کنیز سے شادی کر لی ہے۔"

طغرل عنبر کو اصل بات نہیں بتا سکتا تھا۔ کہنے لگا۔ "ہاں یہ اس کا اپنا معاملہ ہے۔ بس اس نے کنیز سے شادی کر لی۔ ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔"

عنبر جانتا تھا کہ سپہ سالار نے جس سپیرے کی خوشبودار بیٹی سے شادی کی ہے۔ وہ کستوری ناگن ہے۔ جو ہزاروں سال کے بعد کبھی کبھی ہی خلائی سیارے سے زمین پر اپنے سانپ کی تلاش میں آیا کرتی تھی عنبر کو یقین تھا کہ کستوری ناگن جس سانپ کی تلاش میں ہے۔ وہ ناگ کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کستوری ناگن ناگوں کی ملکہ تھی اور ناگ سانپوں کا دیوتا تھا۔ ناگ ہی کستوری ناگن کا سانپ ہو سکتا تھا۔ عنبر کسی طرح کستوری ناگن سے ملنا چاہتا تھا۔ مگر اب وہ سپہ سالار کی بیوی تھی اور اس کا ملنا دشوار تھا۔ عنبر نے یہ بات طغرل کو بالکل نہیں بتائی تھی طغرل تو عنبر کی محض اس لئے خوشامد کر رہا تھا۔ کہ بقول عنبر اس کے پاس کوکان بوٹی تھی جس کے اثر سے ـــ انسان کے جسم پر تیر تلوار کا وار کوئی اثر نہیں کرتا یوں طغرل سپہ سالار کی مدد سے ساری دنیا کے ملک فتح کر لینا چاہتا تھا۔

دوسری طرف سپہ سالار کستوری ناگن کے آنسوؤں کی شیشی لے کر شاہی محل میں پہنچ گیا کھانے کا وقت قریب تھا شاہی دستر خوان لگ رہا تھا۔ سپہ سالار کو معلوم تھا کہ عینی بال بادشاہ کے لئے سب سے پہلے انگوروں کا رس گلاس میں ڈال کر لایا جاتا ہے یہ ایک سونے کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گلاس تھا سپہ سالار تاک میں رہا۔ جب دسترخوان لگ گیا تو سپہ سالار چپکے سے باورچی خانے میں گیا۔ آنکھ بچا کر سونے کے گلاس میں کستوری ناگن کے آنسوؤں کے قطرے گرا دیئے بادشاہ دسترخوان پہ دوسرے درباریوں کے ساتھ بیٹھ گیا تھا اس نے پوچھا۔

"سپہ سالار ابھی تک کیوں نہیں آیا؟"

سپہ سالار نے فوراً آگے بڑھ کر تعظیم کی اور بادشاہ کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ اتنے میں غلام سب سے پہلے سونے کے گلاس میں بادشاہ کے لئے انگوروں کا رس ڈال کر لایا۔ سپہ سالار کا دل دھڑکنے لگا۔ اس گلاس میں جو قطرے سپہ سالار نے ٹپکائے تھے۔ اس نے سپہ سالار کی قسمت بدل ڈالنی تھی بادشاہ نے سونے کا گلاس منہ سے لگایا اور انگوروں کا سارا رس پی کر گلاس ایک طرف رکھ دیا طغرل کے کہنے کے مطابق کچھ دیر کے بعد بادشاہ پر کستوری ناگن کے آنسوؤں کا اثر ہونا تھا کھانے کے بعد بادشاہ اپنی خواب گاہ میں تھوڑی دیر آرام کرنے کے لئے چلا گیا۔

سپہ سالار فوراً طغرل کے پاس آگیا اس نے خوشی سے کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا۔

"میرے دوست! میں نے اپنا کام کردیا ہے"

طغرل بہت خوش ہوا۔ کہنے لگا۔ بس اب شام سے پہلے پہلے اس کا نتیجہ نکل آئے گا اور بادشاہ تخت و تاج تیرے حوالے کرنے کا باقاعدہ سرکاری طور پر اعلان کر دے گا"

چنانچہ جب دن غروب ہوا تو چینی بال بادشاہ نے دربار سجایا اور کہا "ہمارے سپہ سالار کو بلایا جائے"

سپہ سالار کو جب یہ پیغام پہنچا کہ بادشاہ نے بلایا ہے تو وہ خوشی سے جھوم اٹھا جلدی جلدی قدم اٹھاتا بادشاہ کے دربار میں پہنچا۔

بادشاہ چینی بال نے سپہ سالار کی طرف دیکھا اور کہا۔

"سپہ سالار!" ہم تمہارے بارے میں ایک اہم اعلان کرنے والے ہیں۔ کیا تم اِسے سننا پسند کروگے"

سپہ سالار کے دل میں ستارے چمک رہے تھے بڑا خوش تھا کہ ابھی بادشاہ اس کے حق میں تخت سے الگ ہونے اور اِسے بادشاہ بنانے کا اعلان کر دے گا۔ اپنی خوشی کو چھپاتے ہوئے بولا۔

"بادشاہ سلامت! یہ غلام آپ کے حکم کا تابع ہے۔ آپ کے ہر فیصلے سے ہمیں خوشی ہوتی ہے۔"

چینی بال بادشاہ نے کہا۔ "لیکن شاید ہمارا یہ فیصلہ سن کر تمہیں خوشی نہ ہو"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سپہ سالار کا دل ایکدم بیٹھ گیا یہ بادشاہ کیا کہ رہا ہے یہ اس کے بارے میں کیا فیصلہ کرنے والا ہے ھیبتی بال بادشاہ نے کہا۔

"سپہ سالار تم نے ہمارے سوال کا جواب نہیں دیا۔

سارے دربار پر سناٹا چھا گیا۔ ہر کوئی اپنی جگہ پر دم بخود تھا کہ جانے بادشاہ کیا اعلان کرنے والا ہے سپہ سالار کے بارے میں۔ سپہ سالار نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیر کر کہا۔

"بادشاہ سلامت! آپ کا ہر فیصلہ سر آنکھوں پر"

بادشاہ ھیبتی بال نے سپہ سالار کو گھورتے ہوئے کہا۔

"تمہارے خلاف بغاوت کا جرم ثابت ہو گیا! اور ہم تمہاری گردن اڑانے کا حکم دیتے ہیں"

سپہ سالار تو یہ سنتے ہی چکرا گیا۔ بادشاہ کا حکم سنتے ہی سپاہی آگے بڑھے۔ اور انہوں نے سپہ سالار کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ سپہ سالار ہکا بکا رہ کر لوگوں کا منہ تک رہا تھا بادشاہ نے جلاد کی طرف دیکھ کر حکم دیا۔

"اس غدار کا سر قلم کر دو"

اس زمانے میں جلاد دربار میں موجود ہوا کرتے تھے کہ اگر بادشاہ کوئی حکم کریں تو اس کی وہیں تکمیل ہو جائے یعنی اس

پر فوراً عمل کر لیا جائے۔ حبشی جلاد تلوار کھینچ کر آگے بڑھا اور پلک جھپکنے میں سپہ سالار کی گردن اڑا دی دربار میں سناٹا چھا گیا۔ بادشاہ ھیبتی، بال نے گرج دار آواز میں کہا۔

"یاد رکھو! جو کوئی ہمارے خلاف بغاوت کرنے کی جرأت کرے گا اس کا یہی حشر ہو گا"

جب سپہ سالار کے قتل کی خبر اس کے دوست حکیم طغرل کو ملی تو اس کے ہاتھ پاؤں پھول گئے خوف سے رنگ زرد پڑ گیا سمجھ گیا کہ دوائی الٹی پڑ گئی ہے اور اب بادشاہ سپہ سالار کے دوستوں کو بھی موت کے گھاٹ اتار دے گا عنبر کو بھی سپہ سالار کے قتل کی اطلاع مل گئی تھی وہ فوراً طغرل کے پاس آیا اور بولا۔

"سپہ سالار کو بادشاہ نے بغاوت کے جرم میں مار ڈالا ہے۔ کیا یہ سچ ہے؟"

طغرل بے حد پریشان اور گھبرایا ہوا تھا۔ کہنے لگا۔

"ہو سکتا ہے اس نے بادشاہ کے خلاف بغاوت کی سازش تیار کی ہو۔ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ لیکن میں بھی خطرے میں ہوں۔ ممکن ہے بادشاہ مجھے بھی قتل کروا دے؟"

عنبر نے کہا۔ "تم اب کیا کرو گے؟"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طغرل اِدھر اُدھر بے چینی سے ٹہل رہا تھا کیونکہ اسے معلوم ہو چکا تھا۔ کہ طغرل اور سپہ سالار مل کر کستوری ناگن پر کوئی تجربہ کر رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے یہ تجربہ الٹ ہو گیا ہو۔

"تم کہاں جاؤ گے؟" عنبر نے کہا۔"

میرا خیال ہے کہ اب دیر ہو چکی ہے۔ بادشاہ کے سپاہی تمہاری تلاش میں آتے ہوں گے" طغرل اور زیادہ گھبرا گیا اور بولا۔

"تو پھر میں کیا کروں؟ کیا تم مجھے بچا سکتے ہو!

عنبر نے کہا۔

"میں تمہیں کیسے بچا سکتا ہوں۔ تمہاری جگہ میں تو موت کو گلے سے نہیں لگا سکتا۔ ہاں اگر تم مجھے سپہ سالار کی بیوی اس کنیز سے ملا دو تو ہو سکتا ہے تمہارے بچنے کا کوئی راستہ نکل آئے۔"

طغرل نے چونک کر عنبر کی طرف دیکھا۔

"اس سے تم کس لیے ملنا چاہتے ہو؟

عنبر بولا!

یہ وقت اس قسم کے سوالات پوچھنے کا نہیں ہے مجھے سپہ سالار کی بیوی کنیز کے پاس لے چلو جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔"

طغرل کو اس وقت اپنی جان کی فکر پڑی تھی کہنے لگا۔

"مگر سپہ سالار کی بیوی تو شاہی محل میں ہو گی میں وہاں گیا تو سپاہی مجھے گرفتار کر لیں گے تم خود کیوں نہیں اس کے پاس چلے جاتے؟

عنبر نے کہا!

"مجھے کون شاہی محل میں جانے دے گا اور پھر سپاہی مجھے بھی تو پکڑ سکتے ہیں میرا خیال ہے بہتر یہ ہے کہ تم ہی جاؤ اور سپہ سالار کی بیوی کو کسی طرح یہاں لے آؤ اس وقت صرف وہی ایک عورت تجھے موت کے منہ سے بچا سکتی ہے۔

طغرل کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا بس اسے اپنی جان بچانے کی فکر تھی فوراً اپنا حلیہ عورتوں ایسا بنایا اور چادر سے منہ سر ڈھانپ کر عورتوں کی چال چلتا سپہ سالار کے محل میں داخل ہو گیا۔

وہ سارے خفیہ راستے جانتا تھا۔ وہ سیدھا سپہ سالار کے خاص کمرے میں نکل آیا اُسے یقین تھا کہ اس کی بیوی خوشبودار لڑکی وہیں ہو گی مگر وہ وہاں نہیں تھی طغرل نے سارے مکان میں اسے تلاش کیا۔ مگر وہ اُسے کہیں نہ ملی۔ گھبرا کر واپس آ گیا۔ عنبر کو بتایا کہ سپہ سالار کی بیوی بھی غائب ہے۔ عنبر سوچنے لگا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر بولا

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ بادشاہ نے سپہ سالار کی بیوی کو بھی گرفتار کر لیا ہو"

طغرل جلدی سے بولا!

"تم ٹھیک کہتے ہو۔ بادشاہ نے بغاوت کے الزام میں سپہ سالار کی بیوی کو پکڑ کر ضرور قید میں ڈال دیا ہوگا۔ مگر۔ مگر کون اب پتہ کرنے وہاں جائے؟"

عنبر نے کہا

"کیا میں کس طرح بادشاہ کے محل میں جا سکتا ہوں

طغرل بولا!

"پہلے مجھے تو کسی طرح پہنچاؤ"

اور طغرل گھبراہٹ میں اِدھر اُدھر پھرنے لگا پھر کھڑکی میں سے نیچے جھانک کر شاہی فوج کے سپاہی اسے گرفتار کرنے تو نہیں آ گئے پھر عنبر کی طرف دیکھ کر کہنے لگا۔

میں اپنی حویلی کے تہ خانے میں چھپ جاتا ہوں تم اسی جگہ رہنا اگر بادشاہ کے سپاہی آ گئے تو انہیں کہ دینا کہ میں ملک مصر کی طرف فرار ہو گیا ہوں۔

"ابھی یہ جملہ طغرل کے منہ میں ہی تھا کہ حویلی میں گھوڑوں کے ٹاپوں کی آواز سنائی دی۔ طغرل نے گھبرا کر کہا

"بادشاہ کے سپاہی آ گئے ہیں میں چھپ رہا ہوں اس وقت میری جان تمہارے ایک اشارے پر ہے"

طغرل نے کمرے کے قالین کو ایک جگہ سے ہٹایا فرش کا ایک تختہ اٹھایا۔ اور نیچے تہ خانے میں اتر گیا عنبر نے تختہ پھر سے لگا کر قالین اوپر کر دیا اس کے ساتھ ہی تین سپاہی نیزے ہاتھوں میں لئے اندر داخل ہو گئے۔

"کہاں ہے طغرل حکیم؟ جلدی بتاؤ"

ایک سپاہی نے عنبر کو جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا۔ عنبر نے کہا

"طغرل تو ملک مصر کی طرف فرار ہو گیا ہے میں اس کا نوکر ہوں۔ وہ تھوڑی دیر پہلے بھاگ گیا تھا"

سپاہی نے دوسرے سپاہیوں سے کہا

"طغرل کو ہم صحرا میں پکڑ لیں گے مگر اس کو بھی پکڑ کر لے چلو"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنبر خود بادشاہ کے محل میں جانا چاہتا تھا کہ کسی طرح کستوری ناگن کا سراغ لگائے اس نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ سپاہیوں نے اسی وقت عنبر کے ہاتھ رسی سے باندھے اور اسے گھوڑے پر ڈال کر شاہی محل کی طرف روانہ ہو گئے شاہی محل میں لے جا کر عنبر کو ایک کوٹھڑی میں ڈال دیا گیا عنبر نے سپاہیوں سے کہا۔

"میں بے قصور ہوں۔ مجھے بادشاہ کے سامنے پیش کرو۔ ایک سپاہی نے نیزہ عنبر کے کاندھے پر مار کر کہا۔

"خاموشی سے بیٹھے رہو اور اپنی موت کا انتظار کرو۔ بادشاہ سلامت نے تیری موت کا حکم جاری کر دیا ہے۔"

عنبر چپ ہو کر بیٹھ گیا۔

سپاہی چلے گئے تو اس نے پہرے دار کے قریب جا کر پوچھا۔۔۔۔ بھائی مجھے ایک بات بتا دو گے۔ پہرے دار نے نفرت سے عنبر کی طرف دیکھا اور غصے سے کہا۔

"تم باغی ہو۔ تم بادشاہ سلامت کے خلاف

بغاوت کرنے والے سپہ سالار کے نوکر ہو مجھے تم سے بولنے کی اجازت نہیں"

عنبر بولا۔

"بھائی یقین کرو میں بے قصور ہوں میں نے کسی بغاوت کی سازش میں حصّہ نہیں لیا مجھے بے گناہ پکڑا گیا ہے۔

پہرے دار نے عنبر کو نیزے سے پیچھے دھکیل دیا اور غصے میں کہا۔

"اب آواز نکالی تو نیزہ سینے سے پار کر دوں گا چپ چاپ بیٹھ جاؤ۔ ویسے بھی آج رات تمہارا سر قلم کر دیا جائے گا"

عنبر بولا!

"بھائی مجھے اپنا سر قلم ہونے کا کوئی غم نہیں ہے مجھے صرف اتنا بتا دو کہ سپہ سالار کی بیوی بھی کیا اس جگہ قید ہے؟"

پہرے دار نے تعجب سے عنبر کی طرف دیکھا۔ "کیا تمہیں اپنے سر قلم ہونے کی کوئی پریشانی کوئی خوف نہیں ہے؟"

عنبر اسے کیا بتاتا۔ کہنے لگا۔ بھائی! تم ان باتوں کو نہیں سمجھو گے۔ مجھے صرف اتنا بتا دو کہ سپہ سالار کی بیوی کہاں ہے؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پہرے دار نے کہا ،

" اس کی بیوی یہاں قید خانے میں نہیں ہے بس یہی میں تمہیں بتا سکتا ہوں ۔ اب بکواس مت کرنا ۔ چپکے سے بیٹھے رہو ۔ جلاد کسی وقت بھی تمہارا سر قلم کرنے یہاں پہنچ سکتا ہے "

عنبر گہری سوچ میں گم دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بوریے پر بیٹھ گیا اسے شبہ تھا کہ سپہ سالار کی بیوی اسی جگہ کہیں قید میں ہے ۔ وہ اس سے ملنا چاہتا تھا تاکہ ناگ کا کچھ سراغ مل سکے ۔ کیونکہ سانپ کے کہنے کے مطابق وہ کستوری ناگن تھی اور آسمانوں سے اپنے سانپ ناگ دیوتا کی تلاش میں زمین پر آئی تھی ۔ اور ظاہر ہے اسے ناگ کا کچھ نہ کچھ پتہ ضرور چل چکا ہوگا ۔ جبکہ کستوری ناگن پر طغرل کی دوائی کا کوئی اثر بھی نہیں ہوا تھا ۔

ادھر طغرل اپنی حویلی کے خفیہ تہہ خانے میں بیٹھا سوچ رہا تھا کہ سپاہی چلے گئے ہیں مگر اس کے سر پر موت ابھی تک منڈلا رہی ہے ۔ سپاہی عنبر کو پکڑ کر لے گئے ہیں اور ہو سکتا ہے عنبر کو جب اذیت دی گئی کہ وہ بتا دے کہ طغرل حکیم حویلی کے تہہ خانے میں چھپا ہوا ہے ۔ چنانچہ طغرل نے فیصلہ کیا کہ وہ تہہ خانے

سے نکل کر کسی دوسری جگہ جا کر چھپ جائے وہ تہہ خانے کی سیڑھی کی طرف بڑھا ہی تھا کہ پیچھے سے کسی عورت کی آواز آئی ۔

" کہاں جا رہے ہو بھیا طغرل ؟"

طغرل نے پلٹ کر دیکھا اس کے پیچھے خوشبو دار لڑکی یعنی کستوری لڑکی کھڑی اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی طغرل کے تو ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے ۔ وہ حیرت زدہ ہو کر رہ گیا ۔ کہ یہ عورت تہہ خانے میں کہاں سے آ گئی تھی خوشبو دار لڑکی یعنی کستوری ناگن نے کہا ۔

" تم اس وقت جو کچھ سوچ رہے ہو میں جانتی ہوں مگر میں کیا سوچ رہی ہوں ، تم اسے نہیں جانتے تم مجھے بھی نہیں جانتے کہ میں کون ہوں ؟ تمہاری وجہ سے مجھے میرے باپ کے گھر سے اغوا کر کے یہاں لایا گیا ہے اور تم نے مجھ سے ایک ایسا گناہ کروانا چاہا جو میں کبھی گوارہ نہیں کر سکتی تھی تمہارے سپہ سالار کو اس کی بری نیت کی سزا مل گئی اب میں تمہیں تمہارے جرم کی سزا دینے آئی ہوں "

طغرل نے اپنی آستین میں ایک خنجر چھپا رکھا تھا اس نے خنجر نکال لیا اور قہقہہ لگا کر کہا ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تم ایک کمزور عورت ہو۔ تم مجھے کیا سزا دو گی
تمہیں ہلاک کرنے کے لئے تو مجھے خنجر کی ضرورت
ہی نہیں پڑے گی۔

طغرل نے خنجر آستین میں رکھ لیا اور کستوری ناگن کو گردن سے پکڑنے کے لئے آگے بڑھا۔ جونہی وہ آگے بڑھا کستوری ناگن دو قدم پیچھے ہٹ گئی۔ طغرل گردن پکڑنے کے لئے دو قدم بڑھا ہی تھا کہ کستوری ناگن نے اپنے حلق سے ایک پھنکار کی آواز نکالی اور وہاں عورت کی جگہ ایک زرد رنگ کی ناگن اپنا پھن زمین سے پانچ فٹ اوپر اٹھائے لہرا رہی تھی۔ یہ کستوری ناگن تھی آسمانی سانپوں کے سیارے کی ناگن۔ ناگنوں کی ملکہ کستوری ناگن جس نے اپنے ناگ دیوتا یعنی ناگ کی تلاش میں سپیرے کے گھر میں جنم لیا تھا اور یہ لوگ اسے بدقسمتی سے اغوا کر کے یہاں لے آئے تھے طغرل نے اپنے سامنے عورت کو زرد رنگ کے سانپ میں بدلتے دیکھا تو اس پر خوف کے مارے رعشہ طاری ہو گیا زندگی میں اس نے کبھی کسی انسان کو سانپ بنتے نہیں دیکھا تھا۔

کستوری ناگن نے بجلی کی تیزی سے اپنا پھن طغرل کے ماتھے پر مار کر اُسے ڈس دیا کستوری ناگن کا زہر کوئی معمولی زہر نہیں تھا۔ طغرل حکیم کو پہلے تو ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے اس پر

برف کی طرح ٹھنڈا نیم پانی ڈال دیا ہے۔ پھر اس کا جسم گرم پانی کی طرح کھولنے لگا اور وہ موم بتی کی طرح پگھلنے لگا وہ نہ حرکت کر سکتا تھا اور نہ منہ سے آواز نکال سکتا تھا۔ بس پگھلتا ہی چلا گیا اور دو سیکنڈ کے اندر اندر پگھل کر بہہ گیا۔ کستوری ناگن اپنا پھن لہراتے ہوئے اُسے دیکھتی رہی۔ جب طغرل پگھل کر ختم ہو گیا تو کستوری ناگن تہہ خانے کی سیڑھیاں چڑھ کر فرش کے تختے تک آئی۔ اس کو اپنے سر کی مدد سے اوپر اٹھا دیا اور پھر قالین کے نیچے سے نکل کر طغرل کے کمرے میں آ گئی کمرہ خالی تھا عنبر کو سپاہی پکڑ کر لے جا چکے تھے کستوری ناگن کا ابھی تک عنبر کے ساتھ آمنا سامنا نہیں ہوا تھا اسے عنبر کے بارے میں کچھ معلوم نہیں تھا کستوری ناگن نے کھڑکی میں سے اپنا پھن باہر نکال کر دیکھا اس کے سامنے ایک باغ تھا۔ جس میں فوارہ اچھل رہا تھا شام کا ہلکا ہلکا اندھیرا چھانا شروع ہو گیا تھا۔ کستوری ناگن اپنے ناگنوں کی خلائی دنیا سے جب اپنے سانپ ناگ دیوتا کی تلاش میں دنیا میں آئی تو وہ ایک سپیرے کے گھر میں پیدا ہوئی۔ وہیں جوان ہوئی۔ پھر اس کے لئے ضروری تھا کہ کوئی اُسے ایک خاص بوٹی کا سفوف کا عرق بنا کر پلاتا کستوری ناگن عورت کے روپ میں خود نہیں کر سکتی تھی تقدیر نے اس کا سارا انتظام کر رکھا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چنانچہ جب وہ جوان ہوئی تو اس کے جسم سے خوشبو نکلنا شروع ہوگئی اس خوشبو کی وجہ سے گھر والوں نے اسے کستوری کہنا شروع کر دیا کیونکہ اس کے جسم سے کستوری کی خوشبو نکلتی تھی۔ پھر تقدیر نے ایسا انتظام کیا۔ کہ وہ ٹھگ اُسے اغوا کر کے سپہ سالار کے پاس لے گئے اس وقت تک کستوری ناگن محض کستوری تھی ضرورت تھا کہ اسے کوئی خاص بوٹی کا عرق پلاتا۔ چنانچہ طغرل حکیم کے ہاتھوں تقدیر نے یہ انتظام بھی کر دیا طغرل نے اسے تین مرحلوں میں وہی خاص بوٹی حلق میں ٹپکا دی اس عرصے میں کستوری کو معلوم تھا کہ وہ خود ایک ناگن ہے اور دنیا میں ناگ دیوتا سے شادی کرنے آئی ہے کیونکہ وہی اس کا سانپ ہے۔ ناگنوں کی خلائی دنیا سے جو ناگن بھی آتی وہ اپنے سانپ کی تلاش میں آتی تھی۔ کستوری ناگن ان کی ملکہ تھی۔ اور اسے ناگ سانپ کی تلاش تھی جب طغرل نے اسے خاص بوٹی کا عرق پلا دیا تو کستوری ناگن میں وہ تمام طاقت آگئی جس کی اسے ضرورت تھی اور جو خلائی دنیا میں اس کے پاس ہوا کرتی تھی جب کستوری ناگن بن گئی تو اس وقت سپہ سالار بغاوت کے جرم میں اگلی دنیا میں جا چکا تھا۔ طغرل باقی رہ گیا تھا جس نے

اگرچہ کستوری ناگن کو خاص بوٹی کا عرق پلایا تھا مگر اس کی نیت نیک نہیں تھی وہ اس کی مدد سے ایک بادشاہ کے ذہن کو بدل کر اس کی مرضی کے خلاف اس سے کام کرانا چاہتا تھا۔ چنانچہ کستوری ناگن نے طغرل کو اگلی دنیا میں پہنچا دیا۔

ویسے بھی کستوری ناگن کا راز طغرل پر کھل چکا تھا اور وہ اپنا راز کسی پر ظاہر نہیں کر سکتی تھی۔ یہ بات ناگ دیوتا کی تلاش میں رکاوٹ بن سکتی تھی طغرل کو اگلی دنیا میں پہنچانے کے بعد زرد کستوری ناگن سپہ سالار کی حویلی کی کھڑکی میں سے اپنا پھن باہر نکالے اس کے باغ میں دیکھ رہی تھی۔ جہاں شام کا ہلکا ہلکا اندھیرا چھانے لگا تھا اب کستوری ناگن کی ساری طاقتیں بیدار ہو چکی تھیں وہ کھڑکی میں سے اتر کر نیچے باغ میں آگئی۔ رینگتی ہوئی وہ باغ کے کنارے چھوٹے تالاب پر آگئی اس نے تالاب کے پانی میں ڈوبتے سورج کی سرخ روشنی میں اپنا عکس دیکھا وہ ایک بے حد خوبصورت زرد رنگ کی ناگن تھی جس کے جسم سے کستوری کی مہک اُٹھ رہی تھی اور جسم بالکل سونے کی طرح زرد تھا آنکھیں سرخ تھیں اور پھن کے اوپر ننھا سا زرد رنگ کا تاج بنا ہُوا تھا۔ یہ اس کے ناگنوں کی ملکہ ہونے کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نشانی تھی۔

کستوری ناگن تالاب سے ہٹ کر باغ کے دروازے کی طرف چلی تو اچانک ایک پہرے دار کی نظر اس پر پڑ گئی کستوری ناگن وہاں سے بھاگنے کی بجائے وہیں رک گئی اپنا پھن اوپر اٹھایا اور پہرے دار کی طرف آنکھیں اٹھا کر دیکھا۔ پہرے دار نے نیزہ اٹھا لیا تھا اور وہ نیزہ ناگن پر پھینکنے والا ہی تھا کہ کستوری کے ماتھے پر سے ایک زرد رنگ کی شعاع نکل کر پہرے دار پر پڑی پہرے دار کے ہاتھ سے نیزہ چھوٹ کر دور جا گرا اور وہ زمین سے ایک فٹ اوپر اچھلا اور پھر بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا کستوری ناگن اُسے ہلاک بھی کر سکتی تھی مگر وہ بغیر قصور کے کسی کو ہلاک کرنا بے انصافی سمجھتی تھی۔ وہ وہاں سے باہر نکل آئی اب اس کے سامنے صحرائی راستہ تھا۔ جو دور صحرائی میدانوں اور ریگستانوں کی طرف نکل گیا تھا۔ کستوری ناگن دنیا کی ہر خوشبو دور سے محسوس کر لیتی تھی مگر قدرت نے اس کے ساتھ ایک عجیب مذاق کیا تھا وہ صرف ناگ دیوتا کی خوشبو محسوس نہیں کر سکتی تھی شاید اس لیے کہ قدرت چاہتی تھی کہ وہ اپنے ہونے والے خاوند کی جان جوکھوں میں ڈال کر خود ہی اپنی جدوجہد سے تلاش کرے تاکہ اسے اس کی قدر و قیمت

کا احساس ہو اگر اُسے ناگ دیوتا کی خوشبو آ جاتی تو وہ بڑی آسانی سے اس کے پاس پہنچ سکتی تھی۔

کستوری ناگن کی اپنی خوشبو بھی ناگ دیوتا محسوس نہیں کر سکتا تھا۔ ناگنوں کی خلائی دنیا کی کتابوں میں لکھا تھا کہ صرف شادی کے بعد ہی ناگ اور کستوری ناگن ایک دوسرے کی خوشبو دور سے محسوس کر سکتے تھے۔ اس کے لیے بھی ناگ دیوتا کا دل سے راضی ہونا ضروری تھا۔ زبردستی کی شادی سے بھی یہ خوشبو ناگ محسوس نہیں کر سکتا تھا۔ کستوری ناگن شہر سے باہر آئی تو رات کا پہلا اندھیرا چھا چکا تھا۔ وہ ایک ریت کے ٹیلے کے پاس آ کر کنڈلی مار کر بیٹھ گئی۔ ستاروں کی ہلکی روشنی میں زرد سونے کے رنگ والی کستوری ناگن کنڈلی مار کر بیٹھی ایک ملکہ لگ رہی تھی۔ جس کے ماتھے پر سونے کا ننھا سا تاج بھی تھا۔ کستوری ناگن نے اپنے پھن کو اوپر اٹھا کر منہ سے پھنکار کی ہلکی سی آواز نکالی اور سانپوں کی زبان میں کہا۔

" اگر اس علاقے میں کوئی ناگن ہے تو سامنے آ جائے میں ناگنوں کی خلائی دنیا کی ملکہ کستوری ناگن بول رہی ہوں"

تھوڑی ہی دیر بعد ایک چھوٹے جسم والا سیاہ سانپ سامنے آ گیا اور تعظیم بجا لا کر بولا۔

" ناگنوں کی ملکہ کو میرا سلام پہنچے۔ میں اس علاقے کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ناگن ہوں۔ میں آج ہی مصر سے آئی ہوں۔"

کستوری ناگن نے سوال کیا۔

"کیا تو بتا سکتی ہے کہ ناگ دیوتا یہاں کہاں ملے گا؟ کیا تو اس کی خوشبو سونگھ سکتی ہے؟"

ناگن بولی۔ "ناگنوں کی ملکہ! مجھے ناگ دیوتا کی خوشبو کہیں سے بھی نہیں آ رہی۔"

کستوری ناگن نے غصے سے پھنکار کر کہا۔

"تم کیسی ناگن ہو کہ تمہیں ناگ دیوتا کی خوشبو بھی نہیں آ رہی؟"

ناگن نے کہا "ناگنوں کی عظیم ملکہ! ہم مجبور ہیں۔ ہماری بھی ایک خاص حد ہے جس کے آگے ہمارا بالکل زور نہیں چلتا مجھے معاف کیا جائے"

کستوری ناگن نے اسے جھڑک کر کہا۔

"دفع ہو جا میری آنکھوں کے سامنے سے دفع ہو جا نہیں تو جلا کر بھسم کر ڈالوں گی"

مصری ناگن جلدی سے دم دبا کر وہاں سے بھاگ گئی کستوری ناگن کچھ دیر تک وہیں بیٹھی اندر ہی اندر غصے سے زہر گھولتی رہی پھر اس نے اپنا پھن اوپر آسمان پر ٹمٹماتے ستاروں کی طرف اٹھایا ایک زور دار پھنکار ماری اور ناگن سے ایک خوبصورت بلبل بن گئی۔ بلبل بنتے ہی وہ فضا میں پرواز کر گئی۔ اس کا رخ ملک مصر کی طرف تھا۔

اب ہم آپ کو یہ ایک بار پھر بتا دیتے ہیں کہ تھیوسانگ کوہ قاف کے خالہ جادوگرنی والے محل کی ایک کوٹھڑی میں چھوٹے قد کا ہو کر ایک گڑھے میں نیم بے ہوشی کی حالت میں دفن ہے اور ناگ ماریا، کیٹی اور جولی سانگ اس کی تلاش میں ملک ایران سے سے ہوتے ہوئے کوہ قاف کی طرف جا رہے ہیں۔ جبکہ ہماری نئی دوست اور ساتھی کستوری ناگن ناگ دیوتا کے سراغ میں بلبل کی شکل میں ملک مصر کی طرف اڑتی جا رہی ہے۔ اور عنبر ہیبی بال بادشاہ کے حکم سے گرفتار کر لیا گیا تھا اور وہ قید خانے میں پہنچ گیا تھا۔ عنبر اس لئے وہاں آ گیا تھا کہ شاید کستوری ناگن سے ملاقات ہو جائے اور اس کی مدد سے ناگ کا کچھ سراغ مل سکے۔ مگر قید میں اسے دوسرے ہی دن پتہ چل گیا کہ سپہ سالار کی بیوی فرار ہو چکی ہے اور اسے گرفتار نہیں کیا جا سکا۔ عنبر سمجھ گیا کہ چونکہ وہ ناگن تھی اس لئے فرار ہو گئی ہے۔ اب عنبر کا وہاں قید میں رہنا بیکار تھا۔ وہ اٹھا اور اس نے ایک زور سے ہاتھ مارا۔ سلاخوں والا دروازہ دھڑام سے دوسری طرف گر گیا پہرے دار اور سپاہی اسکی طرف بھاگے۔ عنبر اپنی پوری طاقت میں تھا اس نے ایک سپاہی کو اٹھا کر دوسرے سپاہیوں پر دے مارا سارے سپاہی ایسے گر پڑے جیسے ان پر چٹان آن گری ہو۔ وہ اپنی جگہ سے بالکل نہ ہٹ سکے عنبر تہہ خانے سے باہر نکل کر قلعے کے میدان میں سے گذرتا بڑے دروازے کی طرف بڑھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چھوٹے اہرام کا تابوت

دروازے پر سپاہی پہرے پر موجود تھے۔

انھوں نے عنبر کو آتے دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ تو شاہی مجرم ہے سپاہی عنبر کی طرف لپکے۔ عنبر اپنی جگہ پر کھڑا رہا ایک سپاہی نے نیزہ عنبر کی گردن پر رکھ دیا اور حکم دیا کہ واپس چلے عنبر نے نیزہ کھینچ کر جھٹکا تو سپاہی زمین سے دس فٹ اچھل کر نیچے گرا دوسرے سپاہیوں نے عنبر پر تیروں کی بوچھاڑ کر دی مگر سارے کے سارے تیر عنبر کے جسم سے ٹکرا کر نیچے گر پڑے۔ سپاہی اسے جادوگر سمجھ کر بھاگ اٹھے۔ عنبر قلعے کے دروازے سے نکل آیا اس وقت شام ہونے والی تھی وہ سیدھا طغرل کی حویلی میں آگیا کہ اس کو مل کر کستوری ناگن کے بارے میں معلومات حاصل کرے وہ اسے تہ خانے میں چھوڑ آیا تھا۔ عنبر تہ خانے میں اتر گیا۔ اس نے چراغ روشن کیا تو اس نے دیکھا کہ فرش پر

انسانی پگھلے ہوئے گوشت کی ڈھیری پڑی تھی۔

عنبر نے جھک کر غور سے دیکھا۔ یہ انسانی گوشت کی ڈھیری تھی اس میں عنبر کو طغرل کی ایک آنکھ نظر آئی جو کستوری ناگن کے زہر سے پگھلنے سے بچ گئی تھی عنبر کی سمجھ میں کچھ نہ آیا پھر اسے یہی خیال آیا کہ ضرور اسے کسی زہریلے سانپ نے ڈسا ہے ایسا زہریلا سانپ کون ہو سکتا تھا کہ جس کے زہر سے آدمی کا جسم موم کی طرح پگھل جائے؟ ممکن ہے کہ یہ کستوری ناگن ہی ہو۔ تو کیا کستوری ناگن نے ناگن کا روپ دھار رکھا ہے۔

عنبر یہی سوچتا تہ خانے سے باہر نکل آیا اس نے کھڑکی میں سے سامنے دیکھا۔ باغ میں فوارہ چل رہا تھا۔ عنبر کو فضا میں کستوری ناگن کی خوشبو بھی نہیں آرہی تھی عنبر مایوسی کی حالت میں طغرل کی حویلی سے نکل کر باہر صحرائی ٹیلوں کی طرف چل پڑا۔

وہ سوچ رہا تھا کہ اب اسے کدھر جانا چاہیئے؟ وہ اپنے دوستوں کی تلاش میں کسی دوسرے ملک کی طرف جانا چاہتا تھا آخر اس نے ملک مصر کی طرف جانے کا فیصلہ کیا مصر اس کا پرانا وطن تھا اسی شہر سے عنبر نے اپنے ہزاروں سالہ پرانے سفر کی ابتدا کی تھی۔

اب صورت حال یہ ہے کہ کیٹی ناگ ماریا اور جولی سانگ تو چھو سانگ کی تلاش میں کوہ قاف کی طرف جا رہے ہیں جو ایران

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے شمال میں واقع ہے اور کستوری ناگن اپنے ناگ دیوتا کی تلاش میں ملک مصر کی طرف جا رہی ہے اور اب عنبر بھی ملک مصر ہی کی طرف روانہ ہو چکا ہے۔ ہم پہلے کستوری ناگن کی طرف جاتے ہیں کستوری ناگن بلبل کی شکل میں اندھیری رات میں تاروں بھرے آسمان میں اڑتی چلی جا رہی تھی اپنے پیارے باپ کے مصر میں وہ پل کر جوان ہوئی تھی اور انسانی شکل میں تھی اس کو یہ سب کچھ معلوم ہو گیا تھا کہ کون سا ملک کس طرف ہے چنانچہ مصر میں وہ ایک بار اپنے پیارے باپ کے ساتھ آ بھی چکی تھی اس کا پیارا باپ اسے ساتھ لے کر سانپ خریدنے وہاں گیا تھا اس وقت کستوری ناگن صرف کستوری تھی۔ وہ اس میں ناگن ملکہ کی طاقتیں بیدار نہیں ہوئی تھیں۔ اس کی طاقتیں طغرل کے عرق پلانے کے بعد پیدا ہوئیں تھیں۔ طغرل نے جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں کستوری ناگن کی مدد کے لئے نہیں بلکہ اپنا مطلب نکالنے کے لئے اسے خاص بوٹی کا عرق پلایا تھا۔

چنانچہ کستوری ناگن کو معلوم تھا کہ ملک مصر کتنی دور ہے اور اس ملک کی حدود میں داخل ہونے سے پہلے اہرام مصر نظر آنے لگتے ہیں۔ کستوری ناگن بلبل کی شکل میں اڑتی چلی جا رہی تھی ساری رات وہ اڑتی رہی جب سورج کی روشنی زمین پر پھیلی تو کستوری ناگن نے دور اہرام مصر کو دیکھا۔ قریب ہی ابوالہول کا بت بھی تھا اس

زمانے میں ابوالہول کا بت آج کی طرح ٹوٹا پھوٹا نہیں تھا بلکہ وہ بالکل نیا تھا اور اس کے پاؤں کے نیچے ایک چھوٹا سا مندر تھا جس میں بلی کے بت کی پوجا ہوتی تھی۔ (آج کل ابوالہول کے بت کے قدموں میں ریستوران ہیں جہاں سیاح کھاتے پیتے ہیں) کستوری ناگن ابوالہول کے بت کے قریب ایک پتھریلے ٹیلے پر بیٹھ گئی ابوالہول کے شیر کے چہرے والے بت کے نیچے بلی کا مندر تھا جہاں بلی کے بت کی پوجا ہوتی تھی۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ قدیم مصر میں بلیوں، سانپوں اور الوؤں کی پوجا ہوتی تھی۔ پھر سورج کی پرستش شروع ہو گئی۔ سورج دیوتا کو یہ قدیم مصری "را" کہتے ہیں پھر ایک ایسا فرعون بھی تخت نشین ہوا کہ جس نے سب بتوں کی پوجا کی مناہی کر دی اور اعلان کر دیا کہ اب سے کسی بت کی پوجا نہیں ہو گی اور صرف ایک خدا کی عبادت کی جائے گی۔ یہ خدا پرست بادشاہ تھا اس کے اعلان سے پجاریوں اور پروہتوں کا کاروبار ٹھپ ہو گیا لوگوں نے مندروں میں جانا چھوڑ دیا اس پر پجاریوں نے وزیر اور درباریوں سے مل کر اس خدا پرست فرعون کے خلاف سازش کر کے اسے قتل کر دیا۔ اس کی موت کے بعد دوبارہ بتوں کی پوجا شروع ہو گئی اور پجاریوں کا کاروبار چمک اٹھا جس وقت کستوری ناگن مصر پہنچی ان دنوں مصر میں بلی اور سانپوں کی پوجا ہوتی تھی کستوری ناگن کچھ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وقت ٹیلے پر بیٹھی سوچتی رہی کہ اسے ناگ دیوتا کی تلاش میں اب کہاں جانا چاہیئے۔

اس نے سوچا کہ یہاں کسی ناگن سانپ سے مشورہ لیا جانا چاہیئے۔ چنانچہ کستوری ناگن ٹیلے سے اڑ کر دور ایک اہرام کے پیچھے ریت کے ٹیلے کے پاس اتر پڑی اترتے ہی کستوری ناگن نے سانپ کی شکل بدل لی۔ اور اپنا پھن اوپر اٹھا کر زور سے پھنکار کر علاقے کی کسی بھی ناگن کو آواز دی۔ چند لمحوں کے بعد اہرام کی طرف سے ایک سانپ پھن اٹھائے آگیا۔ یہ اہرام کی ناگن تھی اس نے خلائی سیارے کی ناگنوں کی ملکہ کو دیکھا تو ادب سے سلام کر کے پوچھا۔

" ناگن ملکہ " آپ نے مجھے کس لئے یاد فرمایا؟

کستوری ناگن نے کہا۔ کیا تم ناگ دیوتا کے بارے میں کچھ بتا سکتی ہو

اہرام کی ناگن نے چاروں طرف اپنا پھن گھمایا اور بولی

" ناگن ملکہ!

" مجھے کسی طرف سے بھی ناگ دیوتا کی خوشبو نہیں آ رہی "

کستوری ناگن ایک پل کے لئے خاموش ہو گئی اور اپنا زرد سونے کا رنگ ایسا پھن جس پر سبز اور سیاہ بیل بوٹے بنے تھے اِدھر اُدھر ہلاتی رہی۔

پھر اہرام کی ناگن سے کہا۔

" کیا تم ناگ دیوتا کو تلاش کروانے میں میری مدد کر سکتی ہو؟"

اہرام کی ناگن کہنے لگی۔

" آپ کا حکم بجا لانا میرا فرض ہے۔ مگر ملکہ ناگن! ہم جو ناگنیں اس دنیا میں اپنے ساتھیوں کی تلاش میں آ کر آباد ہو جاتی ہیں تو ہماری طاقت اتنی نہیں رہ جاتی جتنی طاقت آپ کی خلائی دنیا کی ناگنوں کی ہوتی ہے۔ ہم صرف پندرہ بیس میل دور سے ناگ دیوتا کی خوشبو سونگھ سکتی ہیں۔ اس کے سوا ہم کچھ نہیں کر سکتیں" کستوری ناگن نے اہرامی ناگن سے پوچھا۔

" مجھے خلائی دنیا سے پتہ چلا تھا کہ ناگ دیوتا کا تعلق اسی ملک مصر سے ہے کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ مصر کے اس دارالحکومت میں کس جگہ رہتا تھا؟

اہرامی ناگن نے اس پر بھی معذرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا

" ناگن ملکہ! مجھے یہ بھی معلوم نہیں ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ اس سلسلے میں میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکی "

کستوری ناگن چپ ہو کر اپنی لال لال سرخ موتیوں ایسی آنکھوں سے قریبی اہرام کی طرف تک رہی تھی۔ اس اہرامی ناگن سے پوچھا۔

" میں اس اہرام کے قریب ایک چھوٹا اہرام دیکھ رہی ہوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس چھوٹے اہرام میں کس کی ممی دفن ہے؟

اہرامی ناگن نے کہا۔

"ناگن ملکہ! اس چھوٹے اہرام میں شہر کے سب سے بڑے سانپ مندر پجاری کی اکلوتی بیٹی نوہالی دفن ہے اسے مرے صرف دو دن ہی ہوئے ہیں"

کستوری ناگن کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک آگئی اس نے اہ ناگن کی طرف پھن اٹھاتے ہوئے سوال کیا۔

"سانپ مندر کا پجاری کہاں رہتا ہے؟"

اہرامی ناگن نے کستوری ناگن کو سانپ مندر کا پتہ بتایا۔

کستوری ناگن نے کہا۔

"کیا سانپ مندر کے پجاری کو ناگ دیوتا کا علم ہو گا"

اہرامی ناگن کہنے لگی

"اسے ضرور علم ہونا چاہیئے ناگن ملکہ! کیونکہ اس مندر میں ناگ دیوتا کے بت کی بھی پوجا ہوتی ہے۔ اور ہم نے یہ بھی سنا ہے کہ پجاری ایک خاص چلہ کر رہا تھا جس اثر سے اسی بیٹی نوہالی میں اتنی طاقت پیدا ہو جاتی کہ وہ ناگن کی شکل اختیار کر لیتی۔ پھر پجاری اس کی شادی ناگ د سے کر دینا چاہتا تھا مگر ابھی پجاری نے چلہ پورا نہیں کیا

کہ اس کی بیٹی نوہالی بیمار ہو کر مر گئی۔

کستوری ناگن کی آنکھیں اور زیادہ چمکنے لگیں اس نے اہرامی ناگن سے کہا۔ "اب تم جا سکتی ہو"

اہرامی ناگن نے سلام کیا اور چلی گئی اس کے جانے کے بعد کستوری ناگن اپنی سانپ کی شکل میں پجاری کی بیٹی نوہالی کے چھوٹے اہرام کی طرف رینگنے لگی۔ چھوٹے اہرام میں اندر جانے کا کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ شام ہو گئی تھی رات کی تاریکی صحرا میں آہستہ آہستہ چھا رہی تھی۔ چھوٹے اہرام کو بنے زیادہ دن نہیں ہوئے تھے۔

کستوری ناگن کو اہرام میں داخل ہونے کے لئے کسی سوراخ کی ضرورت نہیں تھی۔ اس کے پاس اتنی طاقت تھی۔ کہ وہ اندر داخل ہو جائے چنانچہ کستوری ناگن اپنی دُم پر بالکل سیدھی کھڑی ہو گئی پھر فضا میں بلند ہوئی اور اپنے آپ کو ایک تیر کی طرح اہرام کے پتھروں پر پھینکا کستوری ناگن پتھروں کے درمیان سے ہوتی ہوئی اہرام کے اندر آگئی۔

اہرام کے اندر آ کر دیکھا کہ دیواروں پر شیشے لگے ہیں دوسرا گھ کا سامان لگا ہوا ہے۔ گندم کی بوریاں اور پانی کے چار مٹکے بھی پڑے ہیں۔ یہ اس لئے کہ قدیم مصر کے لوگوں کا خیال تھا کہ مُردے کو اگلی دنیا میں جا کر ان تمام چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو وہ دنیا میں استعمال کرتا رہا ہے۔ یہ بعد میں اسلام نے آ کر بتایا کہ اگلی دنیا میں انسان ک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

صرف نیک اعمال کی ضرورت ہوتی ہے۔ صرف نیک اعمال ہی وہ سرمایہ ہے۔ جو مرنے کے بعد اگلی دنیا میں انسان کے کام آتا ہے مگر اسلام سے پہلے انسانی فکر ابھی ناپختہ تھا مطلب یہ کہ انسان کے ذہن نے اتنی ترقی نہیں کی تھی اس کے ذہن میں ابھی اندھیرا تھا روشنی بھی تھی۔ مگر اندھیرا زیادہ تھا جب اسلام کا سورج نکلا تو چاروں طرف روشنی ہی روشنی ہو گئی انسانی ذہن کے اندھیرے دور ہو گئے انسان کو اسلام نے وہ مکمل ضابطہ حیات یعنی زندگی گزارنے کے مکمل اصول بتا دیئے۔ جن پر چل کر انسان دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اب اگر کوئی شخص اسلام کے اصولوں پر نہیں چلتا تو اس میں اسلام کے اصولوں کا کوئی قصور نہیں ہے۔

کستوری ناگن نے دیکھا کہ درمیان میں ایک چھوٹا سا چبوترہ تھا جس پر ایک لمبا تابوت پڑا تھا۔ کستوری ناگن نے فوراً سانپ سے انسانی شکل اختیار کر لی اور تابوت کو کھول دیا کیا دیکھتی ہے کہ اندر سانولے رنگ کی ایک نوجوان لڑکی کی لاش پڑی ہے۔ جس کی سیاہ آنکھیں تھوڑی تھوڑی کھلی ہیں۔ اس نے سبز اور زرد رنگ کا لباس پہن رکھا تھا آدھا جسم نیلے رنگ کی ریشمی چادر سے ڈھکا ہوا تھا کستوری ناگن نے محسوس کیا کہ سانپ مندر کے پجاری کی اس

بیٹی نومالی کو دفن ہوئے دو دن سے زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا۔

کستوری ناگن نے اپنے دونوں بازو پھیلا دیئے اور چھت کی طرف منہ کرکے جیسے خلائی دنیا کے کسی دیوتا کو آواز دی یہ عجیب قسم کی آواز تھی۔ اس میں کوئی لفظ نہیں تھا صرف ایک بلند چیخ نما آواز تھی اس آواز کے بعد کستوری ناگن نے اٹھ کر پجاری کی بیٹی نومالی کی لاش کے گرد چکر لگانے شروع کر دیئے۔ سات چکر پورے ہوئے تو کستوری ناگن نومالی کے پاؤں کی طرف آ کر کھڑی ہو گئی۔

اب اس نے اپنی آنکھیں نومالی کی لاش پر جما دیں کستوری ناگن کے ماتھے سے ایک روشنی سی نکل کر نومالی کی لاش پر پڑی اس کے ساتھ ہی نومالی کی لاش میں سے اس کا پورا لیٹا ہوا عکس اٹھنا شروع ہو گیا۔ کستوری ناگن بالکل سیدھی کھڑی ہو گئی۔ مردہ نومالی کا پورا عکس آہستہ آہستہ فضا میں بلند ہو کر کستوری ناگن کے پاس آکر رک گیا۔ پھر وہ اچانک کستوری ناگن کے ساتھ لگ کر اس کے جسم میں جذب ہو گیا۔

کستوری ناگن نے آنکھیں کھول دیں اور دیوار کے ساتھ لگے پرانے آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی شکل دیکھی اس کی شکل سانپ مندر کے پجاری کی بیٹی نومالی جیسی ہو گئی تھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہ صرف شکل بلکہ اس کا جسم اور لباس بھی نومالی کے جسم اور لباس میں تبدیل ہو گیا تھا۔ کستوری ناگن نے واپس پلٹ کر تابوت میں دیکھا۔ تابوت میں نومالی کی لاش اس طرح لیٹی ہوئی تھی کستوری ناگن نومالی بن چکی تھی اس نے تابوت کے اوپر ڈھکنا رکھ کر اسے دوبارہ بند کر دیا پھر اہرام کی پتھریلی دیوار کے پاس آ کر کھڑی ہو گئی اور لپک کر دیوار کے ساتھ ٹکرائی مگر ٹکرانے کی بجائے وہ دیوار کی دوسری طرف آ گئی

صحرا میں رات ہو چکی تھی ستارے آسمان پر جھلملانے لگے تھے کستوری ناگن اور شاہی مندر کے پجاری کی بیٹی نومالی میں ذرا سا بھی فرق نہیں تھا۔ اس نے شہر کی طرف چلنا شروع کر دیا۔ نیلی چادر کو اس نے اچھی طرح اپنے جسم کے گرد لپیٹ لیا دور مصر کے قدیم دارالحکومت کی روشنیاں ٹمٹما رہی تھیں۔ اہرامی ناگن نے کستوری ناگن کو سانپ مندر کے پجاری کے گھر کا پتہ بتا دیا تھا اس کا گھر شاہی سانپ مندر کے اندر ہی ایک طرف تھا۔ کستوری ناگن چلتے چلتے شہر کے دروازے پہ آ گئی دروازے میں کچھ عورتیں داخل ہو رہی تھیں کستوری ناگن بھی ان کے ساتھ ہی نیلی چادر میں منہ سر چھپا کر گذر گئی قدیم مصر کے اس شہر کی گلیوں اور کشادہ بازاروں میں تیل کے لیمپ

روشن تھے لوگ بہت کم آ جا رہے تھے۔ کستوری چلتے چلتے آخر شاہی سانپ مندر میں پہنچ گئی مندر میں رونق تھی۔ عود و عنبر سُلگ رہے تھے۔ لوگ سانپ دیوتا کے بُت کی پوجا کرنے جا رہے تھے۔

ابھی تک کستوری ناگن کو نومالی کے روپ میں کسی نے نہیں پہچانا تھا۔ اس نے نیلی چادر میں اپنا آدھا چہرہ چھپا رکھا تھا وہ مندر کی سیڑھیاں چڑھ کر اونچے اونچے سیاہ ستونوں والے برآمدے میں سے گذرتی مندر کا پچھلا دالان عبور کر کے ایک نیچی چھت والے مکان کے برآمدے میں ستون کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔

یہاں اسے چھوٹے پجاری لڑکے اور دیو داسیاں پوجا کے پھول اور سلگتی ہوئی اگربتیاں لے کر جاتی نظر آئیں ایک دیو داسی قریب سے گذری تو اس کی نظر کستوری ناگن پر پڑ گئی کستوری ناگن اس وقت سر سے لے کر پاؤں تک بڑے پجاری کی بیٹی نومالی کی شکل میں تھی صرف اس نے اپنے چہرے کو نیلی چادر سے چھپا رکھا تھا۔ دیو داسی نے پوچھا۔

"تم یہاں کس لئے کھڑی ہو بہن؟"

کستوری ناگن نے کہا۔

"مجھے بڑے پجاری جی سے ملنا ہے"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیو داسی نے مکان کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"پجاری جی! اندر پوجا کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔
مگر تم کہاں سے آئی ہو! تمہاری آواز مجھے کچھ
جانی پہچانی لگتی ہے۔ اور تم نے یہ مردہ لاشوں
والی چادر کہاں سے لے لی ہے؟"

اب کستوری ناگن نے جان بوجھ کر چہرے پر چادر ہٹا دی اور کہا۔

"پیاری بہن! میں پجاری کی بیٹی نومالی ہوں"

دیو داسی نے اپنے سامنے اس نومالی کو دیکھا جس کو اس نے خود اپنے ہاتھوں سے دو روز پہلے کفن والے کپڑے پہنائے تھے تو وہ چیخ مار کر غش کھا کر گر پڑی وہاں شور مچ گیا دیو داسیاں اکٹھی ہو گئیں انہوں نے نومالی کو زندہ حالت میں موجود دیکھا۔ تو چیخیں مارتی ڈر کر ادھر ادھر بھاگ گئیں۔ مندر میں شور مچ گیا۔ کہ پجاری جی کی بیٹی نومالی زندہ ہو کر واپس آگئی ہے۔ شور سن کر پجاری بھی باہر آگیا سامنے اپنی بیٹی نومالی کو دیکھا۔ تو اس پر جیسے سکتا طاری ہو گیا۔ کستوری ناگن نے اپنے باپ کے پاؤں چھوئے اور کہا

"میرے ابا! میں تمہاری بیٹی نومالی ہی ہوں
میں زندہ ہوں۔ میں مری نہیں تھی مجھے سکتہ
ہو گیا تھا اب مجھے ہوش آیا تو بڑی مشکل سے

ایک سانپ کی روح کی مدد سے اہرام سے نکل کر اپنے
گھر آئی ہوں"

پجاری باپ نے بیٹی کو سینے سے لگا لیا اور کہنے لگا۔

"نومالی بیٹی مجھے شک تھا کہ تم مری نہیں ہو تم پر
سکتا ہو گیا ہے دیوتاؤں نے مجھے اشارہ بھی دیا تھا دیوتاؤں
کا کس زبان میں شکریہ ادا کروں کہ انہوں نے تمہیں پھر سے
میرے پاس پہنچا دیا۔ یہ سب ناگ دیوتا کی کرامت
سے ہوا ہے۔ جس کا میں جاپ کاٹ رہا تھا"

اس چلّے کے بارے میں کستوری ناگن اہرام والی ناگن سے کچھ سن چکی تھی۔ پجاری باپ نومالی کو مندر میں سب کے سامنے لے آیا اور بولا۔

"دیو داسیو! چھوٹے پجاریو اور لوگو! سنو!
میری اکلوتی بیٹی مری نہیں تھی اسے سکتا ہو گیا
تھا اور ناگ دیوتا کی مدد سے وہ اہرام سے نکل
میرے پاس واپس آگئی ہے"

دیو داسیوں اور چھوٹے پجاریوں اور لوگوں نے خوشی سے نعرے لگانے شروع کر دیئے بڑا پجاری اسی وقت اپنی بیٹی نومالی یعنی کستوری ناگن کو سانپ کے بت کے آگے لے گیا۔ کہنے لگا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"بیٹی سانپ دیوتا کے آگے جھک کر اس کا شکریہ ادا کرو سانپ دیوتا خود تمہیں اس دنیا میں واپس لایا ہے۔"

کستوری ناگن نے ہاتھ جوڑ کر سانپ دیوتا کی تعظیم کی اور پھول چڑھائے۔ یہ خبر سارے شہر میں پھیل گئی سانپ مندر کے بڑے پجاری کی بیٹی نومالی جو مر گئی تھی دوبارہ زندہ ہو کر گھر واپس آ گئی ہے۔ کئی لوگ اور عورتیں اس سے ملنے آئیں کسی کو بھلا کیا اور کیسے شک ہو سکتا تھا جبکہ کستوری ناگن کی شکل سو فیصد نومالی سے ملتی جلتی تھی۔ بلکہ وہ ہوبہو نومالی ہی تھی۔ وہی قد، وہی نقش، وہی آنکھیں، وہی بال اور وہی بات کرنے کا انداز اور وہی چال ڈھال وہی آواز ــــــ یہ خبر فرعون تک پہنچی تو اس نے بڑی پجاری کو پیغام بھجوایا کہ وہ اس کی دوبارہ زندہ ہونے والی بیٹی سے ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ پجاری نے بیٹی یعنی کستوری ناگن کو نئے کپڑے پہنائے اور پالکی میں بٹھا کر بادشاہ یعنی فرعون کے محل میں پہنچ گیا یہ ہم ایک بار آپ کی اطلاع کے لئے بتا دیتے ہیں کہ قدیم مصر میں ہر بادشاہ کو فرعون کہا جاتا تھا۔ فرعون کسی خاص بادشاہ کا نام نہیں تھا ان میں ظالم اور جابر فرعون بھی تھے جیسا کہ حضرت موسیٰؑ

کے زمانے میں تھا۔

فرعون نے بڑے پجاری کی بیٹی نومالی کو اپنے قریب کر تخت کے قریب والی کرسی پر بٹھایا فرعون کی ملکہ ی نومالی یعنی کستوری ناگن کو حیرانی سے تک رہی تھی۔ فرعون نے پوچھا:

"نومالی بیٹی: یہ بتاؤ کہ مرنے کے بعد تم کہاں رہیں اور پھر وہاں سے کیسے واپس آئیں؟ تمہیں کون کون وہاں ملا۔"

کستوری ناگن نے جھوٹ موٹ ایک کہانی گھڑ کر سنا دی کہ مرنے کے بعد مجھے ایک باغ میں واقع مکان میں پہنچایا گیا۔ کچھ لوگ جن کے بڑے بڑے پر تھے میرے ساتھ ساتھ تھے۔ میں اس مکان میں رہنے لگی۔ پھر ایک روز ایک پروں والے آدمی نے آ کر مجھے ساتھ لیا اور میرے تابوت میں چھوڑ گیا۔ اور جاتی دفعہ کہا کہ ابھی تم مری نہیں ہو۔ جب مرو گی تو پھر دیکھا جائے گا اور میں تابوت میں زندہ ہو گئی۔

"میں تابوت سے باہر نکل آئی۔ اب اہرام سے باہر نکلنے کوئی راستہ نہیں تھا۔ میں رونے لگی پھر مجھے پیاس لگی تو میں نے مٹکے میں سے ٹھنڈا پانی پیا اتنے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میں ایک طرف سے سانپ دیوتا نمودار ہوا اور وہ مجھے اپنے ساتھ لے کر اہرام سے باہر نکال کر لے گیا۔"

فرعون اور ملکہ حیرت اور عقیدت سے کستوری ناگن کی طرف دیکھ رہے تھے۔

فرعون نے کہا۔

"کیا سانپ دیوتا تمہیں ملا تھا؟"

کستوری ناگن نے کہا۔

"ہاں بادشاہ سلامت! وہی تو مجھے اہرام سے باہر لے گیا تھا۔ ورنہ میں اتنے بڑے بڑے پتھروں کے اہرام سے کیسے باہر آ سکتی تھی۔"

ملکہ نے کہا "تم بڑی خوش قسمت ہو نومالی کہ سانپ دیوتا تمہارے پاس آیا۔"

فرعون نے اس وقت اعلان کیا کہ آج سے بڑے پجاری کے ساتھ اس کی بیٹی بھی سانپ دیوتا کے دائیں جانب بیٹھ کر پوجا کیا کرے گی۔ اور لوگوں سے دکھشنا وصول کرے گی دکھشنا سنسکرت زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے نذرانہ۔ یعنی اب کستوری ناگن بھی اپنے باپ کے ساتھ بج

ر سانپ دیوتا کے نذرانے وصول کر سکتی تھی یہ بہت ی عزت کی بات تھی۔ نومالی کا باپ بے حد خوش ہوا ں نے جھک کر فرعون کی تعظیم کی اور ہاتھ باندھ کر بولا۔

"بادشاہ کا اقبال بلند ہو۔"

رعون نے کستوری ناگن کو دوشالہ پیش کیا اور اس کے باپ سونے کے سکے دیئے اور کستوری ناگن سے کہا۔

"نومالی! کبھی کبھی میرے پاس آیا کرنا ملکہ بھی تم سے باتیں کر کے بڑی خوش ہو گی۔"

توری ناگن نے سر جھکا کر کہا۔

"یہ میری خوش قسمتی ہو گی کہ مجھے یہاں رہتے ہوئے آپ سے ملنے کا بھی شرف حاصل ہوتا رہے گا۔"

ستوری ناگن نے سلام کیا اور اپنے باپ کے ساتھ مندر واپس آ گئی۔

کے باپ بڑے پجاری نے کہا

"نومالی بیٹی! فرعون نے تمہیں بہت بڑا اعزاز دیا ہے کہ تمہیں اپنے محل میں کبھی کبھی آنے کو کہا اور نہیں خود اپنے ہاتھوں سے دوشالہ دیا ہے مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ اب تم بھی میرے ساتھ سانپ مورتی کے پہلو میں بیٹھ کر دکھشنا لیا کرو گی۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کستوری ناگن نے اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"یہ سب آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے ابا جان ورنہ یوں اہرام میں پڑے پڑے سچ مچ مر گئی ہوتی۔"

بڑا پجاری کہنے لگا!

"اب تم اپنے کمرے میں جا کر آرام کرو شام کو تمہیں سانپ دیوتا کے پاس بیٹھ کر دکھشنا کے لئے کام کرنا ہوگا"

پھر اس کا باپ چلا گیا کستوری ناگن کو کھانے کی ضرورت نہیں تھی اور نہ نیند کرنے کی حاجت تھی بھی وہ ایک کمرے میں گھس گئی۔ پیچھے سے اس کے باپ کی آواز آئی۔

"نومالی تمہارا کمرہ تو اوپر ہے۔ یہ تم کہاں جا رہی ہو۔"

کستوری ناگن کو پتہ ہی نہیں تھا کہ نومالی کا کمرہ کہاں فوراً پلٹ کر اپنے ماتھے کو پکڑ لیا۔ اور بولی۔

"ابا! دو دن تابوت میں دفن رہی ہوں اس کا میری یادداشت پر اثر پڑا ہے مجھے بہت سی باتیں بھول گئی ہیں"

باپ نے شفقت سے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"فکر کی کوئی بات نہیں بیٹی نومالی! آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

نومالی یعنی کستوری ناگن زینہ چڑھ کر اوپر والی منزل میں چلی گئی جہاں صرف ایک کمرہ تھا۔ سامنے چھوٹا سا دالان تھا۔ اوپر آسمان نظر آ رہا تھا۔ کستوری ناگن کا پہلا مرحلہ آسانی سے گذر گیا تھا اب وہ دوسرے مرحلے میں داخل ہونے والی تھی۔ اسے اپنے باپ کو ناگ دیوتا سے اپنے بیاہ کے لئے چلہ کرنے کے لئے کہنا تھا۔ چنانچہ ایک روز کستوری ناگن نے اپنے باپ سے کہا۔

"ابا! مجھے معلوم ہے آپ میرے لئے ایک چلہ کر رہے تھے۔ کہ میری موت واقع ہو گئی میں نے سنا ہے کہ اس چلے کے کاٹنے سے میرے اندر اتنی طاقت پیدا ہو جاتی کہ میں ناگن کی شکل اختیار کر سکتی تھی۔ اور پھر آپ کا خیال میرا بیاہ ناگ دیوتا سے کر دینے کا تھا کیا۔ آپ وہ چلہ اب نہیں کریں گے!

پجاری نے کہا

"بیٹی نومالی! پہلے میرا ارادہ تھا کہ میں چلہ کر کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تمہیں ناگن ہی تبدیل کر دینے ہیں کی طاقت دے
دوں اور پھر تمہارا بیاہ ناگ دیوتا سے کر دوں
مگر اب میں ایسا نہیں کر سکتا!"

کستوری ناگن حیران ہو گئی کیونکہ یہ سارا ڈرامہ محض اس لئے کھیلا
تھا کہ اس کی شادی بڑے آرام سے ناگ دیوتا سے ہو
جائے گی۔ یہی مقصد لے کر کستوری ناگن ناگوں کی خلائی
دنیا سے آئی تھی اور اس نے سپیرے کے گھر میں جنم لیا تھا
اس نے تعجب سے پوچھا۔

"کیوں ابا! اب کیا بات ہو گئی ہے؟"

بڑا پجاری بولا۔

"بیٹی اب تم سانپ دیوتا کی امانت بن گئی ہو۔
سانپ دیوتا چونکہ خود احرام میں تمہارے پاس آیا تھا
اس لئے اب وہ تمہارا خاوند ہو گیا ہے اور تمہارا
بیاہ قدرتی طور پہ سانپ دیوتا سے ہو چکا ہے
اب تمہارا بیاہ ناگ دیوتا سے نہیں ہو سکتا اس
لئے میرا چلّہ کرنا بے کار ہے۔

کستوری ناگن کو سخت مایوس ہوئی۔ ضد کر کے کہنے لگی

"نہیں ابا! میں ناگ دیوتا سے شادی کرنا چاہتی ہوں
میں اس پتھر کے بت سے شادی کر کے کیا کروں گی"

بڑے پجاری کے چہرے پر دہشت چھا گئی۔ اس نے سانپ
دیوتا کے نام پر زمین پر سجدہ کیا اور کستوری ناگن سے کہا۔

"بیٹی خبردار ایسی بات پھر زبان سے مت نکالنا سانپ
دیوتا تمہارا دیوتا ہی نہیں بلکہ اب خاوند بھی ہے فوراً
ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ سانپ دیوتا سے"

کستوری ناگن نے دل میں سوچا کہ اب کوئی نئی چال چلنی ہو گی
اس نے اپنے نقلی باپ کو خوش کرنے کے لئے ہاتھ جوڑ کر سانپ
دیوتا سے معافی مانگ لی۔

○

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سانپ کی بیوی

کستوری ناگن کو اب پتہ چل گیا تھا کہ اس کا عارضی باپ بڑا پجاری اِسے ناگ دیوتا سے ملا سکتا ہے چنانچہ اب وہ غور کرنے لگی کہ کس طریقے سے بڑے پجاری سے ناگ دیوتا کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں ایک دن اس نے اپنے باپ سے کہا۔

"ابا! میں چاہتی ہوں کہ اگر میں ناگ دیوتا سے شادی نہیں کر سکتی تو کم از کم اس سے ملاقات ہی کر لوں میرا دل ناگ دیوتا کو دیکھنے کو بہت چاہتا ہے۔

بڑا پجاری سہم گیا اور بولا۔

"لومالی! پھر ایسی بات زبان پر نہ لانا۔ سانپ دیوتا تمہارا خاوند ہے۔ وہ کبھی یہ برداشت نہیں کرے گا کہ اس کی بیوی یعنی تم ناگ دیوتا سے ملنے کی خواہش کرو

کستوری ناگن نے کہا۔

"میں تو صرف ایک نظر ناگ دیوتا کو دیکھنا چاہتی ہوں۔ مجھے اس کا شوق ہے۔"

بڑے پجاری نے لومالی کو ڈانٹ دیا۔

"خبردار جو پھر ناگ دیوتا سے ملنے کی خواہش کو اپنی زبان پر لائی۔ سانپ دیوتا کا ہم پر عذاب نازل ہو جائے گا وہ ہمیں جلا کر بھسم کر ڈالیگا

کستوری ناگن چپ ہو گئی۔ لیکن دل میں اس نے عہد کر لیا کہ وہ ناگ دیوتا کا سراغ لگا کر چھوڑے گی۔

اب ہم کستوری ناگن کو مصر کے شاہی سانپ دیوتا کے مندر میں لومالی کے روپ میں چھوڑتے ہیں اور عنبر کی طرف آتے ہیں جو خود مصر کی طرف اڑ رہا تھا اس نے ابھی تک سپیرے کی بیٹی یعنی کستوری ناگن کو نہیں دیکھا تھا اور اب تو کستوری ناگن پجاری کی بیٹی لومالی کی شکل میں تھی۔ وہ اسے پہچان ہی نہیں سکتا تھا کہ یہی خوشبودار جسم والی سپیرے کی بیٹی ہے۔ ویسے بھی اب عنبر کو سپیرے کی بیٹی سے کوئی دلچسپی نہیں رہی تھی کیونکہ وہ تو اس سے ناگ کے بارے میں پوچھنا چاہتا تھا اور جب اسے پتہ چلا کہ وہ غائب ہو چکی ہے تو عنبر بھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اُسے بھول گیا اور اپنے طور پر ناگ ماریا، کیٹی اور
جولی سانگ اور تھیو سانگ کی تلاش میں مصر کی طرف روانہ
ہوگیا تھا۔

مصر کے دارالحکومت تھیبس پہنچ کر عنبر کو اپنا بچپن کا
زمانہ یاد آگیا۔ کبھی وہ دریائے نیل کے کنارے کھیلا کرتا
تھا اور دریا میں کشتی چلایا کرتا تھا۔ مگر اب وہ زمانہ
گذر گیا تھا۔ وہ اپنے وقت سے ہزار برس پیچھے آ گیا
ہوا تھا۔ اب اُسے وہاں کوئی نہیں جانتا تھا کوئی نہیں
پہچانتا تھا۔ عنبر مصر کے دارالحکومت تھیبس میں دیر تک
پھرتا رہا۔ یہاں بھی اسے اپنے دوستوں میں کسی کی
خوشبو نہیں آرہی تھی۔ اسے کستوری ناگن کی بھی خوشبو نہیں
آتی تھی کیونکہ سپیرے کی بیٹی کستوری ناگن اور پھر پجاری
کی بیٹی توالی بن گئی تھی۔ اور اس کے جسم سے وہ خاص
خوشبو اب نہیں اٹھ رہی تھی عنبر کو بھی سپیرے کی
بیٹی یعنی کستوری ناگن نے ابھی تک نہیں دیکھا تھا دونوں
ایک دوسرے کی شکلوں سے ناواقف تھے۔ اور اب تو
کستوری ناگن پجاری کی بیٹی کی شکل میں تھی اب بھلا اسے
کون پہچان سکتا تھا۔

عنبر صبح سے شام تک مصر کے اس بڑے شہر کی

کی سیر کرتا اور اپنے دوستوں کی تلاش میں لگا رہا
جب شام ہو گئی تو پہلے اس نے سوچا کہ اسے
کسی دوسرے ملک کی طرف نکل جانا چاہیئے ہو سکتا ہے
یہاں سے ناگ ماریا وغیرہ کا کوئی سراغ مل جائے وہ
ایک سرائے میں آگیا۔ اس کے پاس سرائے کا کرایہ
ادا کرنے کے لئے پیسے نہیں تھے۔ چونکہ ناگ عنبر
ماریا کے نزدیک جھوٹ بولنا اور کسی کو دھوکہ دینا سب
سے بڑا گناہ تھا۔ اور انہوں نے کبھی جھوٹ نہیں
بولا تھا اور کبھی کسی کو دھوکا نہیں دیا تھا اس لئے
عنبر نے سرائے کے مالک سے صاف صاف کہہ دیا
کہ میرے پاس سرائے کا کرایہ ادا کرنے کے لئے
پیسے نہیں ہیں مجھے کوٹھڑی کرائے پہ دے دو جس
وقت میرے پیسے ہوئے میں پوری ایمانداری سے ایک
ایک پائی واپس کر دوں گا۔

سرائے کے مالک نے عنبر کو کوئی آوارہ گرد
سمجھا اور نفرت سے بولا۔

"جا جا یہ چکر کسی اور کو دینا میں تم ایسے
ٹھگوں سے خوب واقف ہوں"

عنبر کو غصہ تو بہت آیا۔ مگر وہ غصے کو پی گیا اسے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

معلوم تھا کہ غصہ حرام ہوتا ہے اور غصّے میں آدمی اگر کوئی غلط حرکت کر بیٹھے تو اسے بعد میں بہت پچھتانا پڑتا ہے مگر پھر پچھتانے سے کچھ نہیں ہوتا عنبر نے کہا

"بھائی میں ٹھگ نہیں ہوں۔ بلکہ ایماندار آدمی ہوں مجھ پر بھروسہ کرو۔ ویسے اگر تم سرائے میں نہیں ٹھہرانا چاہتے تو کوئی بات نہیں میں کسی باغ میں جا کر رات گذار لوں گا

اس پر سرائے کے مالک نے جھنجلا کر کہا۔

"تم مزدوری کیوں نہیں کرتے؟ جاؤ بادشاہ فرعون اپنے لئے ایک نیا اہرام بنا رہا ہے وہاں جا کر کام کرو۔ وہاں تو رات کو بھی کام ہوتا رہتا ہے۔ وہاں تمہیں کھانا بھی ملے گا پیسے بھی ملیں گے اور سونے کے لئے جگہ بھی مل جائے گی

عنبر نے سر پر ہاتھ پھیرا اور بولا۔

"بادشاہ تو ابھی زندہ ہے پھر اسے اپنے لئے اہرام بنانے کی کیا ضرورت ہے؟ اہرام تو مُردہ لوگوں کے لئے بنائے جاتے ہیں۔

سرائے کا مالک بولا۔

"اب یہی رواج ہوگیا ہے کہ بادشاہ اپنی زندگی میں ہی اپنا اہرام بنا لیتے ہیں"

عنبر نے سوچا کہ چلو نئے اہرام کو ہی بنتے دیکھتے ہیں رات بھی گذر جائے گی اور مزدوری کے کچھ پیسے بھی مل جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہاں سے اپنے ساتھیوں کا کوئی سراغ مل جائے چنانچہ عنبر اس مقام کی طرف روانہ ہوگیا۔ جہاں نیا اہرام تعمیر کیا جا رہا تھا۔ یہ جگہ شہر سے دور صحرا میں تھی۔ یہاں ہزاروں چراغ روشن تھے ہزاروں مزدور کام کر رہے تھے۔ پتھروں پر چھینی اور ہتھوڑا چلنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ کہیں مزدور رسّوں کی مدد سے بڑے بڑے پتھروں کو لکڑی کے پہیے دار تختوں پر ڈالے کھینچے لئے جا رہے تھے ساتھ ساتھ وہ گیت بھی گا رہے تھے یہ کام کے وقت گانے بجانے والے گیت تھے جن کو کام کرنے والے مزدوروں نے ہی بنایا تھا۔

ایک موٹا تازہ منڈے ہوئے سر والا آدمی کرسی پر بیٹھا چراغ کی روشنی میں لکڑی کی تختی پر کچھ لکھ رہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھا دو حبشی غلام اس کو پنکھا جھل رہے تھے عنبر سمجھ گیا کہ یہی ٹھیکیدار ہے جس کی نگرانی میں اہرام بنوایا جا رہا ہے وہ سیدھا اس کے پاس چلا گیا اور کہا مجھے کام کی ضرورت ہے۔ ٹھیکیدار نے نظر اٹھا کر عنبر کو دیکھا اور بولا۔

"تم دُبلے پتلے نوجوان ہو۔ مجھے اس وقت ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے۔ جو تین آدمیوں کا کام اکیلا کر سکے اس لئے تم جدھر سے آئے ہو اُدھر ہی چلے جاؤ"

عنبر نے کہا۔

"میں دیکھنے میں دُبلا پتلا لگتا ہوں جناب مگر دو آدمیوں کا کام کر سکتا ہوں"

ٹھیکیدار نے تعجب سے دیکھ کر کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے! تم میرا وقت ضائع نہ کرو اور جاؤ۔ میرے پاس تمہارے لئے کوئی کام نہیں ہے۔

جب عنبر نے اصرار کیا تو ٹھیکیدار نے ایک بڑے سے پتھر کی طرف اشارہ کیا اور بولا۔

"اچھا اس پتھر کو تین آدمی اٹھا سکتے ہیں۔ کیا تم اکیلے اسے

اٹھا سکتے ہو؟"

عنبر نے کہا۔

"جناب میں کوشش کروں گا"

عنبر اس پتھر کو ایک انگلی سے اٹھا سکتا تھا مگر اس خیال سے کہ اس کا راز ظاہر نہ ہو۔ عنبر نے یونہی دکھاوے کے لئے کافی زور لگایا اور پھر پتھر کو اٹھا لیا ٹھیکیدار کچھ حیران ضرور ہوا۔ کہنے لگا

"ٹھیک ہے تم مزدوروں کے ساتھ جا کر پتھر ڈھونا شروع کر دو۔"

عنبر نے مزدوروں کے ساتھ کام کرنا شروع کر دیا وہ آسانی سے سارے کے سارے پتھر اٹھا کر دوسری طرف پھینک سکتا تھا۔ مگر وہ معمول کے مطابق ہی کام کرتا رہا۔ صبح کو اسے کچھ مزدوری پیسوں کی شکل میں مل گئی عنبر اسے لیکر سرائے میں آ گیا۔ سرائے والے کو پیسے دے کر کوٹھڑی کرائے پر لے لی اب وہ دن میں شہر میں گھوم پھر کر ناگ، ماریا، کیٹی، مقبول سانگ اور جولی سانگ کا سراغ لگانے کی کوشش کرتا اور رات کو نئے اہرام پر کام کرنے چلا جاتا جب وہ واپس آتا تو راستے میں اسے ایک چھوٹا اہرام نظر آتا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ اہرام وہی تھا جس میں سانپ مندر کے بڑے پجاری کی بیٹی نومالی کی لاش دفن تھی اور جس کا عکس کستوری ناگن اڑا کر بلکہ اپنے جسم میں جذب کر کے لے گئی تھی۔ عنبر جب بھی اس اہرام کو دیکھتا اسے خیال آتا کہ یہ اہرام اتنا چھوٹا کیوں رہ گیا ہے۔

ایک روز اس نے ایک مزدور ساتھی سے پوچھ ہی لیا کہ یہ چھوٹا اہرام کس کا ہے۔

اس نے مزدور نے کہا۔

"بھائی یہ چھوٹا اہرام بالکل خالی ہے"

عنبر نے تعجب سے پوچھا۔

"خالی ہے؟ کیوں؟ یہاں تو کبھی کوئی اہرام خالی نہیں رکھا جاتا۔ سوائے بادشاہ کے اہرام کے جو ابھی فوت نہ ہوا ہو اور وہ بھی بڑا ہوتا ہے"

مزدور کہنے لگا۔

"بھائی بات یہ ہے کہ اس چھوٹے اہرام میں یہاں کے سانپ مندر کے پجاری کی بیٹی دفن ہوا کرتی تھی۔ یہ اسی کی لاش کے لئے بنایا گیا تھا مگر وہ مرنے کے دو دن بعد زندہ ہو کر واپس چلی گئی چنانچہ اب یہ اہرام بالکل خالی ہے

عنبر نے حیرانی سے مزدوروں کی طرف دیکھ کر کہا

"پجاری کی بیٹی زندہ کیسے ہو گئی اور اگر زندہ ہو گئی تو اتنے پختہ اہرام سے باہر کیسے نکلی؟"

مزدور نے کہا۔

"کہتے ہیں کہ پجاری کی بیٹی مری نہیں تھی بلکہ اسے سکتہ ہو گیا تھا اہرام میں دفن ہونے کے دو روز بعد وہ جاگ پڑی اس کا سکتہ ختم ہو گیا اور کہتے ہیں سانپ دیوتا نے اس کی مدد کی اور خود سانپ دیوتا اسے قبر سے باہر نکال کر لے گیا"

عنبر کا ماتھا ٹھنکا۔ سوچنے لگا کہ یہ سانپ دیوتا سوائے ناگ دیو کے اور کوئی نہیں ہو سکتا اس نے مزدور سے کرید کر پوچھا

"کیا وہ سانپ دیوتا اسی اہرام میں رہتا ہے؟"

مزدور نے کہا۔

"کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ اسی اہرام میں رہتا ہے۔ مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو آرام سے پتھر اٹھاؤ اور آگے بڑھو"

عنبر نے پتھر سر پر اٹھایا اور نئے اہرام کی بنیادوں کی طرف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چل پڑا مگر دل میں اس نے عہد کر لیا تھا کہ واپسی پر چھوٹے اہرام کو اندر سے جا کر دیکھے گا۔ ہو سکتا ہے ناگ اس کے اندر موجود ہو۔ چنانچہ جب اُسے کام سے چھٹی ملی تو اپنی اُجرت لے کر سیدھا چھوٹے اہرام کی طرف چل پڑا۔ چھوٹے اہرام کے بڑے بڑے پتھر ابھی تک نئے تھے اور کھنڈر نہیں بنے تھے عنبر نے اس کے چاروں طرف گھوم کر سونگھا۔ اسے اندر سے بھی ناگ کی خوشبو نہ آئی۔ اس نے ناگ کو آوازیں بھی دیں اندر سے کوئی جواب نہ آیا۔ عنبر نے سوچا کہ ممکن ہے۔ ناگ دیوتا اندر کسی مشکل میں پھنس گیا ہو۔ اس نے اہرام کی تکونی دیوار کا جائزہ لیا۔ ایک جگہ سے دیوار کا پتھر ذرا سا باہر نکلا ہُوا تھا۔ عنبر نے اُسے اپنی انگلیوں کی گرفت میں لے کر زور سے باہر کو کھینچا۔ پتھر فوراً باہر نکل آیا۔ عنبر نے اب وہاں سے تین چار پتھر نکال لیئے وہاں ایک شگاف بن گیا۔ عنبر شگاف میں سے چھوٹے اہرام کے اندر داخل ہو گیا۔

اہرام کے اندر دیوار پر چھوٹے چھوٹے شیشے لگے تھے کونے میں گندم اور پانی کے مٹکے رکھے تھے پجاری کی بیٹی کی پوشاک اور برتن بھی وہاں پر موجود تھے چونکہ عنبر کو بتایا گیا تھا کہ پجاری کی بیٹی زندہ ہو کر وہاں سے چلی گئی تھی اس لئے

ظاہر تابوت خالی ہو گا۔ عنبر نے ناگ کو اچھی طرح چاروں طرف دیکھا وہاں نہ اس کی خوشبو تھی اور نہ وہ خود کہیں نظر آ رہا تھا اس نے جھک کر زمین پر دیکھا زمین پر جو ریت تھی اس پر اُسے سانپ کے رینگنے کے نشان کے ساتھ انسانی قدموں کے نشان بھی دکھائی دیئے۔ سانپ کے رینگنے کا نشان تابوت والے چبوترے کی چاروں طرف تھا اور انسانی قدموں کے نشان تابوت کی پائنتی کی جانب زمین پر بنے ہوئے تھے۔ یہ کسی عورت کے پاؤں کے نشان لگتے تھے عنبر سمجھ گیا کہ پجاری کی بیٹی کے پاؤں کے نشان لگتے ہیں جو زندہ ہونے کے بعد تابوت سے نکل کر یہاں چل پھر رہی ہو گی۔ اور سانپ کے رینگنے کا نشان بھی سانپ دیوتا کا ہی ہو گا۔

عنبر نے جھک کر سانپ کے نشان کو سُونگھا اس میں سے ناگ کی خوشبو نہیں آ رہی تھی یہ بات صاف تھی کہ یہ سانپ کا نشان نہیں ہے پھر عنبر کو خیال آیا کہ ہو سکتا ہے ناگ کسی طلسم کے اثر سے ایسا سانپ بن گیا ہو کہ اس کی خوشبو غائب ہو گئی ہو۔ عجیب معمہ سا لگ رہا تھا عنبر کو۔ اچانک اس نے سوچا کہ کہیں ناگ خالی تابوت کے اندر ہی نہ بیٹھا ہو۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ سوچ کر عنبر نے جلدی سے تابوت کا ڈھکنا اٹھا دیا۔ وہ وہیں ٹھٹھک کر رہ گیا تابوت میں ایک سانولی لڑکی کی لاش پڑی تھی۔ جس نے سنہری لباس پہن رکھا تھا اور سینے پر نیلی چادر پڑی ہی تھی۔ وہ بڑا حیران ہُوا کہ اگر اس تابوت کی لاش پجاری کی بیٹی کی تھی اور وہ زندہ ہو کر واپس اپنے باپ کے پاس چلی گئی ہے تو پھر یہ لاش کس لڑکی کی ہے۔ عنبر نے غور سے لڑکی کی لاش کو دیکھا وہ واقعی ہی مُردہ لڑکی تھی اس کی سیاہ آنکھیں تھوڑی تھوڑی کھلی تھیں۔ بال سیاہ تھے۔ عنبر نے تابوت کو ڈھک دیا۔ اسے تابوت میں ناگ بھی نہ ملا۔

عنبر نے یہی طے کیا کہ اب چل کر اس لڑکی کو دیکھنا چاہیے۔ جس کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ وہ سانپ مندر کے پجاری کی وہ بیٹی ہے جو مر گئی مگر زندہ ہو کر سانپ دیوتا کی مدد سے اپنے باپ کے پاس چلی گئی دن چڑھ گیا تھا عنبر کو سونے کی ضرورت ہی نہیں تھی اگرچہ وہ ساری رات کام کرتا رہا تھا مگر اس کا جسم تازہ دم تھا وہ دریا کا پُل پار کر شہر میں آگیا اور پوچھتا پوچھتا سانپ مندر میں پہنچ گیا وہ بھی دوسرے آدمیوں کے ساتھ مندر میں داخل ہو کر سانپ دیوتا کے بُت

کے آگے ایک طرف، ہو کر بیٹھ گیا۔ ابھی سانپ کی پوجا شروع نہیں ہوئی تھی مندر کا پجاری اور اس کی بیٹی ابھی وہاں بت کے پاس نہیں آئے تھے۔ عنبر نے پاس بیٹھے ہوئے ایک آدمی سے پوچھا۔

"کیوں بھائی جی کہتے ہیں کہ بڑے پجاری کی بیٹی مر کر زندہ ہو گئی تھی اور سانپ دیوتا اسے چھوٹے اہرام سے نکال کر یہاں لے آئے تھے؟"

وہ آدمی بولا۔

"ہاں جی! اس میں کیا شک ہے۔ پجاری جی کی بیٹی کا نام نومالی ہے وہ روز اپنے پجاری باپ کے ساتھ سانپ دیوتا کی دائیں طرف آ کر بیٹھتی ہے اور دکھشنا وصول کرتی ہے۔ بس ابھی آ رہی ہو گی تم اُسے اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا۔

تیسرا آدمی بولا:

"اب تو وہ سانپ دیوتا کی بیوی ہے جی
سانپ دیوتا نے اس سے شادی کر لی
ہے بڑی بھاگ والی عورت ہے جی
مر کر زندہ ہو گئی پھر سانپ دیوتا
نے بیاہ کر لیا۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنبر کو یقین تھا کہ یہ کوئی دوسری عورت ہے۔ جس نے پجاری کی بیٹی کا بھیس بدل لیا ہوگا اور اس ڈھونگ میں اس کا پجاری باپ بھی شریک ہوگا اور وہ ضرور چہرے پر نقاب ڈال کر بیٹھی ہوگی اتنے میں بڑا پجاری داخل ہوا اس کے ساتھ ایک عورت تھی جس کو دیکھ کر عنبر چونک پڑا اس کے سامنے ہو بہو چھوٹے اہرام کے تابوت والی سانولی لڑکی کھڑی تھی۔ وہی سیاہ بال، سانولا رنگ اور کالی آنکھیں۔ وہی ناک نقشہ۔ عنبر کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ عورت پجاری کی بیٹی نومالی ہے۔ تو پھر تابوت میں جو اس کی ہمشکل لڑکی دفن ہے وہ کون ہے۔ سب لوگ پجاری اور اس کی بیٹی نومالی کو دیکھ کر اونچی آواز میں خوشی کے نعرے لگانے لگے بڑا پجاری سانپ کے بت کی ایک طرف اور اس کی بیٹی اور سانپ دیوتا کی بیوی نومالی دوسری طرف بیٹھ گئی۔ اب لوگ اٹھ کر اُسے دکھشنا کے پیسے اور پھول جا کر دیتے اور تعظیم بجا لا کر واپس اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ جاتے۔

عنبر کو پتہ ہی نہیں تھا کہ یہ عورت اصل میں کستوری ناگن ہے۔ جس نے ناگ دیوتا تک پہنچنے کے لئے پجاری

کی بیٹی نومالی کا روپ اختیار کر رکھا ہے۔

عنبر بھی اٹھ کر کستوری ناگن کے پاس گیا تانبے کا ایک سکہ نکال کر اُسے دکھشنا دی اور اُسے غور سے دیکھا کستوری ناگن نے عنبر کو غور سے دیکھی آنکھوں کو ایک لمحے کے لئے محسوس کیا پھر وہ اُسے بھول گئی۔ کیونکہ اِسے عنبر کے جسم سے ناگ کی خوشبو کبھی سنگھائی دے ہی نہیں سکتی تھی عنبر کو بھی کستوری ناگن کے جسم سے خاص پیپیرسے کی بیٹی کی خوشبو نہیں آئی تھی عنبر وہاں سے چلا جاتا مگر اب وہ یہ راز حل کرنا چاہتا تھا کہ آخر یہ دوسری عورت کون ہے جس نے پجاری کی بیٹی کا روپ بدل رکھا ہے اُسے یقین تھا کہ پجاری کی بیٹی چھوٹے اہرام میں مُردہ پڑی ہے اور مُردہ زندہ نہیں ہوا کرتا۔ اگر خدا کی مرضی ہو تو وہ قبر سے اٹھ سکتا ہے عنبر نے پجاری کی بیٹی کا سراغ لگانے کا سوچ رلیا اِسے ایک یہ بھی خیال تھا کہ ہو سکتا ہے کہ اس نے سانپ دیوتا سے جو بیاہ کر رکھا ہے۔ تو اس سانپ دیوتا کی مدد سے ناگ کا سراغ مل جائے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنبر نے دن کا سارا حصّہ مندر میں سانپ کی پوجا میں گزارنا شروع کر دیا۔ بڑے پجاری نے محسوس کیا کہ یہ نوجوان سارا دن سانپ دیوتا کے حضور میں رہتا ہے ایک روز اس نے عنبر کو قریب بلا کر پوچھا۔

"تم کون ہو بیٹا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم سارا سارا دن مندر میں بیٹھے ہمارے دیوتا کی پوجا کرتے ہو۔

اس وقت پجاری کے پاس کستوری ناگن بھی نوالی کی شکل میں بیٹھی تھی۔ عنبر نے بڑے ادب سے کہا۔

"حضور! میں سانپ دیوتا کا پرستار ہوں میں ملک شام کا رہنے والا ہوں۔ یہاں سانپ دیوتا کی پوجا کرنے آیا اور سانپ دیوتا کا گرویدہ ہو گیا۔ اب تو جی چاہتا ہے کہ رات کو بھی اپنے سانپ دیوتا کی پوجا کرتا رہوں"

کستوری ناگن نے کوئی اہمیت نہ دی وہ عنبر کو بھی ایک عام آدمی سمجھی۔

بڑے پجاری نے کہا۔

"سانپ دیوتا کو تمہارے ایسے سچے پجاریوں کی ضرورت ہے۔ اور تم سے ہی وہ محبت کرتا ہے مگر تم کام کیا کرتے ہو؟ دن بھر تو تم یہاں پڑے رہتے ہو"

عنبر نے کہا۔

"بس جی سانپ دیوتا کی محبت مجھے کام نہیں کرنے دیتی دن بھر یہاں جو دال روٹی ملتی ہے کھا لیتا ہوں اور رات کو کسی باغ میں پڑ کر سو جاتا ہوں۔"

عنبر انہیں بتانا نہیں چاہتا تھا کہ وہ رات کو اہرام میں کام کرتا ہے پھر وہ ضرور پوچھتے کہ تم کوئی جن ہو کہ رات کو کام کرتے ہو دن کو یہاں آ کر بیٹھے رہتے ہو۔ تم سوتے کب ہو۔

بڑے پجاری نے عنبر سے کہا۔

"سانپ دیوتا سے تمہیں جو عقیدت ہے اس سے میں ہی بڑا متاثر ہوا ہوں۔ تم اگر چاہو تو اس مندر کی ایک کوٹھڑی میں رہ سکتے ہو۔ دن میں تھوڑا بہت مندر کا کام کر دینا۔ کیا تمہیں منظور ہے؟"

عنبر بھی چاہتا تھا کہ اس پر اسرار عورت کے قریب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رہ کر خود اس کا اور ناگ کا معمہ حل کر سکے اس نے
کہا۔

" یہ تو میری خوش قسمتی ہے پجاری جی میں
سانپ دیوتا کے قدموں میں رہوں "

کستوری ناگن نے بے نیازی سے عنبر پر ایک نگاہ ڈالی
اور کہا۔

" اب تم ایک طرف ہٹ جاؤ۔ میرے شوہر
سانپ دیوتا کی پوجا کرنے والے آ رہے ہیں۔"

عنبر جلدی سے ایک طرف ہٹ گیا لوگوں نے سانپ
دیوتا کی پوجا کے لئے آنا شروع کر دیا۔ کستوری ناگن
اور اس کا باپ لوگوں سے پیسوں کا نذرانہ یعنی دکھشنا
وصول کرنے میں مصروف ہو گئے۔ عنبر مندر میں
رہنے لگا۔ اسے دو روز ہو گئے تھے کہ ایک
دن اُسے بڑے پجاری سے بات کرنے کا موقع مل گیا
اِدھر اُدھر کی باتوں کے بعد۔

عنبر نے کہا۔

" پجاری جی! آپ کی بیٹی نومالی پھر سے سانپ
دیوتا نے زندہ کر دی آپ بڑے قسمت کے
دھنی ہیں یہ تو کبھی کبھی ہی ایسا ہوتا ہے۔"

بڑے پجاری نے کہا۔

" ہاں عنبر بیٹا۔ یہ میری خوش قسمتی تھی
کہ دیوتا نے مجھے اس لائق سمجھا اور میری بیٹی
موت کے ہاتھوں چھین کر مجھے واپس کر دی"

عنبر نے آہستہ سے کہا

" چھوٹے اہرام کا تابوت تو اب خالی ہوگا"

پجاری بولا۔

" ظاہر ہے جب میری بیٹی نومالی میرے پاس آگئی
ہے تو تابوت خالی ہوگا"

عنبر کہنے لگا۔

" پجاری جی! رات سانپ دیوتا میرے سپنے میں
آئے تھے کہنے لگے اہرام میں تابوت خالی نہیں ہے"

" خالی نہیں ہے؟"

پجاری نے حیرت سے کہا۔

" یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟"

عنبر بولا۔ مہاراج!

" یہ میں خود نہیں کہہ رہا۔ مجھے تو سانپ دیوتا نے
خواب میں آکر بتایا ہے"

بڑا پجاری گہری سوچ میں ڈوب گیا۔ اسے معلوم تھا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہ یہ نوجوان جس کا نام عنبر ہے۔ سانپ دیوتا کا دِل سے پجاری ہے۔ اور جھوٹ نہیں بول سکتا سانپ دیوتا ایسے ہی پجاریوں کے سپنوں میں آیا کرتا ہے۔ وہ عنبر کو اپنی کوٹھڑی میں لے گیا۔ اور پوچھا۔

"اب پورا خواب سناؤ اور بتاؤ کہ سانپ دیوتا نے تمہیں کیا کہا تھا"

عنبر بھولا سا منہ بنا کر کہنے لگا۔

"مہاراج جی! خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک باغ میں بیٹھا ہوں کہ اچانک سانپ دیوتا میرے سامنے آ گئے پھر ان کی آواز سنائی دی کہنے لگے عنبر! تم نے ہماری بڑی خدمت کی ہے ہم تمہیں ایک راز کی بات بتاتے ہیں۔ چھوٹے اہرام میں جا کر دیکھو اس کا تابوت خالی نہیں ہے' اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی"

عنبر نے صرف یہ معلوم کرنے کے لئے غلط بیانی سے کام لیا تھا کہ پجاری اپنی بیٹی کی دھوکے بازی میں شامل ہے کہ نہیں۔ عنبر نے اندازہ لگا لیا کہ پجاری کو کو یقین ہے کہ اس کی بیٹی زندہ ہو کر تابوت خالی کر کے گئی ہے اس نے عنبر سے پوچھا۔

"مگر نرمالی تو کہتی ہے کہ سانپ دیوتا نے خود اسے اہرام میں سے باہر نکالا تھا"

عنبر نے سر کو آہستہ سے ہلاتے ہوئے کہا۔

"مہاراج میں کیا عرض کر سکتا ہوں"

پجاری پریشان سا ہو کر کمرے میں ٹہلنے لگا وہ اپنے آپ سے کہہ رہا تھا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تابوت خالی نہ ہو؟

پھر عنبر کی طرف متوجہ ہو کر بولا۔

"اگر تابوت خالی نہیں ہے تو پھر اس میں کیا ہے؟"

عنبر بولا۔

"یہی تو آپ کو پتہ کرنا ہے۔ میرا مطلب ہے اگر آپ چاہیں تو پتہ کر سکتے ہیں"

پجاری تھوڑی دیر سوچنے کے بعد کہنے لگا۔

"کیا تم میرے ساتھ اہرام میں چلو گے؟ میں وہاں جا کر معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اگر تابوت خالی نہیں ہے تو اس میں کیا شے پڑی ہے۔

عنبر نے کہا۔

"میں ہر خدمت کے لئے تیار ہوں حضور!"

اسی رات عنبر اور بڑا پجاری خاموشی اور راز داری سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گھوڑوں پر سوار ہو کر چھوٹے اہرام کی طرف چل پڑے پجاری نے اپنی بیٹی نومالی یعنی کستوری ناگن کو کچھ نہیں بتایا تھا۔ دونوں صحرائی رات کے اندھیرے میں گھوڑے دوڑاتے چھوٹے اہرام کے پاس پہنچ گئے اہرام پر خاموشی طاری تھی پجاری نے اہرام کو دیکھ کر کہا۔

"اب اس میں داخل کیسے ہوں گے عنبر! دیکھو تو یہاں کوئی اندر داخل ہونے کا راستہ ہے؟"

عنبر اہرام کی دوسری طرف آ گیا یہاں اس نے ایک پتھر اکھاڑ کر دوبارہ لگا دیا تھا۔ عنبر نے پتھر پھر سے باہر نکال دیا اور پجاری کو جا کر بتایا کہ دیوار میں ایک جگہ سے پتھر اکھڑا ہوا ہے بڑا پجاری اور عنبر دیوار کے شگاف میں سے اہرام کے اندر داخل ہو گئے۔ عنبر نے مشعل روشن کر دی پجاری سیدھا تابوت کے پاس گیا جس کا ڈھکنا بند تھا۔

پجاری نے عنبر سے کہا۔

"اس تابوت میں کیا ہو سکتا ہے؟"

عنبر معصومیت سے بولا۔

"حضور میں کیا عرض کر سکتا ہوں مجھے تو سانپ دیوتا نے کہا تھا کہ تابوت خالی نہیں ہے آپ اسے

کھول کر دیکھیے۔"

پجاری نے آہستہ سے تابوت کا ڈھکنا اٹھا کر الگ کر دیا پھر مشعل کی روشنی میں جھانک کر دیکھا تو دہشت زدہ ہو کر وہیں کھڑا رہ گیا

عنبر نے پیچھے سے پوچھا

"حضور! تابوت میں کیا ہے؟"

پجاری کے منہ سے کوئی لفظ نہیں نکل رہا تھا عنبر نے آگے بڑھ کر تابوت میں جھانکا۔ اسے تو معلوم تھا کہ تابوت میں پجاری کی بیٹی کی لاش ہے۔

جھوٹ موٹ حیرانی سے بولا۔

"حضور! یہ میری آنکھیں کیا دیکھ رہی ہیں یہ تو آپ کی پیاری بیٹی نومالی کی لاش ہے"۔

پجاری پر جیسے سکتہ طاری تھا کہنے لگا۔

"یہی تو میں دیکھ کر پریشان ہوں اگر میری بیٹی کی لاش اس تابوت میں پڑی ہے تو پھر وہ لڑکی کون ہے جو زندہ ہو کر میرے پاس آ گئی ہے۔ جو میرے پاس میری بیٹی بن کر زندہ ہے اور جس نے ناگ دیوتا سے بیاہ کر رکھا ہے؟"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنبر نے کہا۔

"حضور! یہ تو مجھے کوئی گہری سازش لگتی ہے۔"

پجاری غور سے تابوت میں اپنی بیٹی کی لاش کو دیکھ رہا تھا۔

"یہ بالکل میری بیٹی کی لاش ہے۔ وہی آنکھیں وہی نقشہ۔ ایک باپ اپنی بیٹی کو کیسے نہیں پہچان سکتا۔"

پھر سوچ کر بولا۔

"لیکن جو لڑکی میری بیٹی بن کر میرے پاس آئی ہے وہ بالکل میری بیٹی ہے۔ وہی آنکھیں وہی نقشہ وہی آواز ـــــ مگر ـــــ مگر یہ سب کچھ کیسے ہو سکتا ہے؟ کیسے ہو سکتا ہے!

عنبر نے کہا

"حضور! ہمیں اس بارے میں پوری تفتیش کرنی ہوگی اگر آپ اجازت دیں تو میں لومالی کے دل کو کریدوں کہ وہ کون ہے۔ کیا واقعی وہ آپ کی بیٹی ہے؟

پجاری نے تابوت کا ڈھکنا بند کر دیا اور بولا۔

"ہاں۔ ہمیں کچھ نہ کچھ ضرور کرنا ہوگا۔ میں بہت جلد اس معمے کو حل کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے معلوم ہونا

چاہیئے کہ میرے خلاف کہیں کوئی سازش تو نہیں ہو رہی؟ جو لڑکی میرے پاس رہتی ہے اور میری بیٹی ہے تو پھر اس تابوت میں کس کی لاش ہے۔ اور اگر یہ لاش میری بیٹی کی ہے تو پھر وہ کون ہے۔ جو میری بیٹی کا روپ دھار کر میرے پاس رہ رہی ہے؟"

عنبر نے کہا۔

"میں یہ راز حل کر کے چھوڑوں گا۔ حضور آپ بالکل نہ گھبرائیں۔ آیئے اب واپس چلتے ہیں۔"

اور وہ دونوں اہرام سے باہر نکل آئے۔ عنبر نے دیوار کے شگاف کو پھر سے بند کر دیا اور واپس مندر کی طرف روانہ ہو گئے۔ پجاری چپ تھا۔ سارا رستہ اس نے عنبر سے کوئی بات نہ کی۔ اس کے دل پر جیسے کسی شے کا بوجھ سا پڑ گیا تھا۔ مندر میں آکر عنبر اپنی کوٹھڑی میں چلا گیا اور پجاری اپنی کوٹھڑی میں آگیا۔ عین اس وقت کستوری ناگن نے اپنے نقلی باپ کو کوٹھڑی میں داخل ہوتے دیکھا۔

○

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جلّاد آگیا

کستوری ناگن جاگ رہی تھی۔

اس نے عنبر کو نہیں دیکھا تھا وہ سوچنے لگی کہ یہ پجاری اتنی رات گئے کہاں سے آیا ہے! یہ کہاں گیا تھا؛ دوسرے دن پوجا پاٹ سے فارغ ہونے کے بعد جب کستوری ناگن اپنے کمرے میں آئی تو پجاری بھی اس کے کمرے میں آ گیا اس نے کستوری ناگن پر ایک گہری نگاہ ڈالی۔ کستوری ناگن نے پجاری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" پتا جی! آپ مجھے اس طرح کیوں دیکھ رہے ہیں!

پجاری کچھ پوچھنا چاہتا تھا مگر وہ رک گیا اس سمے کا کام عنبر کو سونپ رکھا تھا۔

مسکراتے ہوئے بولا۔

" میں دیکھ رہا تھا کہ میں کتنا خوش قسمت ہوں کہ میری بیٹی مجھے دیوتاؤں نے واپس کر دی۔"

کستوری ناگن نے پجاری کو شربت پیش کیا اور اس کے پاؤں دباتے ہوئے بولی۔

" پتا جی اب تو میری شادی سانپ دیوتا سے ہو گئی ہے اب تو مجھے ناگ سانپ کے بارے میں بتا دیں کہ وہ کہاں ہو گا سچ مجھے اس کو دیکھنے کا بڑا شوق ہے۔"

پجاری سوچنے لگا کہ یہ بار بار ناگ سانپ کے بارے میں کیوں پوچھتی رہتی ہے! اب پجاری کے دل میں طرح طرح کے شک پیدا ہونے شروع ہو گئے تھے۔

اس نے کہا۔

" بیٹی! میں نے تمہیں ایک بار کہہ دیا تھا کہ ناگ سانپ کے بارے میں مجھ سے مت پوچھ سانپ دیوتا کو یہ بات اچھی نہیں لگے گی وہ ناراض ہو گیا تو تجھ پر اس کا عذاب نازل ہو جائے گا اور میں بھی نہیں بچوں گا۔"

کستوری ناگن تکیے سے اٹھ کر دوسرے کمرے کی طرف جاتے ہوئے بولی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میں آپ کبھی نہیں بولوں گی"

اسی روز پجاری کی ملاقات عنبر سے ہوئی تو اس نے عنبر سے پوچھا۔

"تم نے کچھ معلوم کیا ہے؟ مجھے تو ایسے لگتا ہے۔ کہ یہی لڑکی نوالی میری اصلی بیٹی ہے۔ وہ جو تابوت میں لاش پڑی ہے وہ کسی اور لڑکی کی ہے۔ جس نے میری بیٹی کا روپ بدل لیا ہے"

عنبر نے کہا۔

"ایسا بھی ہو سکتا ہے پجاری جی اور نہیں بھی ہو سکتا۔ پھر عنبر نے آہستگی سے سوال کیا:

"کیا آپ نے اپنی بیٹی میں کوئی خاص بات دیکھی ہے!

پجاری سر کھجاتے ہوئے بولا۔

"میں نے محسوس کیا ہے کہ وہ مجھ سے کئی بار ناگ سانپ سے ملنے کا اظہار کر چکی ہے"

عنبر اندر سے چونک پڑا "ناگ سانپ!"

"ہاں" پجاری نے کہا۔

"وہ مجھے کئی بار کہہ چکی ہے۔ کہ مجھے ناگ دیوتا سے ملا دیں۔ میں اسے دیکھنا چاہتی ہوں"

عنبر نے اس لڑکی کو تو بھلا دیا اور سیدھا پجاری سے سوال کیا

"پجاری جی! کیا آپ ناگ دیوتا کو جانتے ہیں؟"

پجاری نے کہا۔

"یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ ہم سانپ دیوتا کے پجاری ہیں۔ ہم ناگ دیوتا کے نام سے واقف ہیں"

عنبر بولا۔

"تو کیا آپ ناگ دیوتا سے کسی کو ملوا بھی سکتے ہیں؟ میرا مطلب ہے کہ پھر آپ کی بیٹی آپ سے کیوں تقاضا کر رہی ہے!"

پجاری عنبر کو نہیں بتانا چاہتا تھا کہ وہ چلّہ کر کے ناگ دیوتا سے بات کر سکتا ہے۔ وہ یہ بات کسی کو بھی نہیں بتا سکتا تھا۔ اس نے کہا۔

اس کو معلوم نہیں تھا کہ میں ایسا نہیں کر سکتا ہمارے لئے سانپ دیوتا سب کچھ ہے وہی ہمارا دیوتا ہے۔ لیکن ہم ناگ دیوتا کا بھی احترام کرتے ہیں میں تو اب بھی یہی کہتا ہوں کہ نوالی ہی میری اصلی بیٹی ہے ویسے تم یہ معلوم کرو کہ اہرام کے تابوت میں جو لاش پڑی ہے وہ کس کی ہے؟

عنبر سمجھ گیا کہ پجاری باپ ہونے کی حیثیت سے اپنی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بیٹی کے بارے میں سوائے اس کے اور کچھ نہیں سوچتا
چاہتا کہ وہ ہی اس کی اصلی بیٹی ہے اب جب
عنبر کو اس کی زبانی یہ پتہ چلا کہ اس کی بیٹی ناگ دیوتا
کے بارے میں پوچھ رہی تھی تو اس کا ماتھا ٹھنکا
اور نوالی یعنی کستوری ناگن سے اس کی دلچسپی زیادہ
ہو گی۔ اسی شام عنبر کو کستوری ناگن سے بات کرنے
کا موقع مل گیا عنبر مندر میں سے نکل رہا تھا کہ اس
نے کستوری ناگن کو دیکھا کہ باغ میں پھول چن رہی
تھی عنبر نے پاس جا کر اُسے سلام کیا اور بولا۔

" نوالی جی! میں بھی آپ کو پھول توڑ دوں
سانپ دیوتا کی پوجا کے لئے "

کستوری ناگن نے عنبر کی طرف کوئی توجہ نہ دی
اور پھول توڑ توڑ کر ٹوکری میں ڈالتی گئی عنبر نے بھی
دو پھول توڑ کر اس کی ٹوکری میں ڈال دیئے اب عنبر
نے اس عورت کی دُکھتی رگ پر ہاتھ رکھتے ہوئے
کہا

" یہ سورج مُکھی کے پھول جب میں ناگ دیوتا
کے مندر میں تھا تو اس کی مورتی پر چڑھایا
کرتا تھا"

ناگ دیوتا کا نام سنا تھا کہ کستوری ناگن چونک
ہو گئی اس نے عنبر کی طرف مڑ کر دیکھا اور اپنے
جذبات کو قابو میں رکھتے ہوئے پوچھا۔

" یہ ناگ دیوتا کا مندر کہاں ہے "۔

عنبر نے سر کھجاتے ہوئے جونہی کہ دیا۔

" وہ جی یہاں سے دور مشرق کی طرف ایک
ملک پیپلڑیا ہے وہاں ہے جی اس کا مندر۔ بڑا
چھوٹا سا مندر ہے۔ مگر پتہ نہیں اب وہاں ہے
کہ نہیں؟

" کیوں اب وہاں کیوں نہیں ہو گا؟ کستوری ناگن
نے پوچھا۔

عنبر نے کہا۔

" اس لئے کہ شمال میں ایک بادشاہ کی فوج
چڑھائی کرتی ہے اور سانپ کے مندروں
کو تباہ کر دیا کرتی ہے۔ ہو سکتا ہے دشمن
فوج نے اسے تباہ و برباد کر دیا ہو"

کستوری ناگن اپنے دل کے جذبات کو عنبر سے
چھپانا چاہتی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ کسی کو بھی پتہ
چلے کہ وہ ناگ سانپ کی تلاش میں ہے اور اس سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شادی کر کے اُسے واپس اپنی ناگنوں کی خلائی دنیا میں لے جانا چاہتی ہے اس نے ایسا ظاہر کیا جیسے اُسے ناگ دیوتا سے کوئی زیادہ دلچسپی نہیں ہے۔"
کہنے لگی۔

" ہاں بعض ملکوں کے بادشاہ سانپ پوجا کے خلاف ہیں۔ ہو سکتا ہے وہ مندر تباہ ہو گیا ہو۔ لیکن میں تو ویسے ہی پوچھ رہی تھی میں تو سانپ دیوتا کی بیوی ہوں مجھے ناگ دیوتا سے کیا لینا ؟"

عنبر سمجھ گیا کہ اس عورت نے ناگ دیوتا کے مندر میں جانے کا دل میں منصوبہ بنا لیا ہے۔ وہ اب زیادہ ہوشیاری سے کستوری ناگن کی نگرانی کرنے لگا۔ کستوری ناگن نے پہلے تو اکیلی ہی ناگ دیوتا کے مندر کی تلاش میں جانے کا فیصلہ کیا پھر اسے خیال آیا کہ وہ اکیلی کہاں ڈھونڈتی پھرے گی عنبر ایک بے ضرر قسم کا غلام نوجوان ہے کیوں نہ اسے نوکر بنا کر ساتھ لے لے۔
اس نے دوسرے روز اپنے نقلی باپ پجاری سے کہا کہ وہ کچھ دنوں کے لئے کسی دوسرے ملک کی سیر و سیاحت کو جانا چاہتی ہے پجاری نے پوچھا۔ کہ وہ کہاں جانا چاہتی

ہے کستوری ناگن اُسے بتایا کہ وہ ملک میڈیا کی سیر کرنا چاہتی ہے جو وہاں سے زیادہ دور نہیں ہے۔
پجاری بولا۔

" بیٹی تم اکیلی کیسے جاؤ گی۔ میرا خیال ہے کہ تم عنبر کو ساتھ لے جاؤ۔ وہ تمہارا خیال رکھے گا۔"

کستوری ناگن خود بھی یہی چاہتی تھی کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ عنبر کو پتہ ہے کہ میڈیا کے ملک میں ناگ دیوتا کا مندر کہاں پر ہے۔

وہ بولی:

" ہاں پتا جی! میں عنبر کو ساتھ لے چلوں گی"

پجاری نے عنبر سے مل کر کہا۔

" ہماری بیٹی سیر و سیاحت کے لئے میڈیا ملک کی سیر کرنا چاہتی ہے۔ تم اسے اپنے ساتھ لے جاؤ۔ تم ساتھ ہو گے تو مجھے بھی تسلی رہے گی"

عنبر نے کہا۔

" میں حاضر ہوں۔ پجاری جی! اس طرح سے مجھے نوالی کی سرگرمیوں کا جائزہ لینے موقع بھی مل جائیگا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چنانچہ ایک دن کستوری ناگن اور عنبر گھوڑوں پر سوار ہو کر ملک میڈیا کی طرف روانہ ہو گئے عجیب بات تھی کہ دونوں ایک دوسرے کی طاقتوں کو نہیں جانتے تھے نہ عنبر کو پتہ تھا کہ یہ کستوری ناگن ہے اور بڑی زبردست طاقت رکھتی ہے۔ اور نہ کستوری ناگن ہی یہ جانتی تھی کہ عنبر نہ صرف ناگ کا دوست ہے۔ بلکہ بے پناہ طاقت کا مالک ہے۔ دونوں ہی ناگ کے کھوج تھے اور دونوں کو ایک دوسرے کے دل کا حال معلوم نہیں تھا عنبر بھی کستوری ناگن سے ناگ کا سراغ لگانا چاہتا تھا اور کستوری ناگن بھی عنبر کے ذریعے ناگ کا پتہ چلانا چاہتی تھی مگر دونوں اپنے اپنے دل کا حال ایک دوسرے سے چھپا رہے تھے عنبر یہ سمجھ رہا تھا یہ لڑکی پجاری کی بیٹی نومالی ہے یا پھر کوئی پر اسرار ہستی ہے جس نے نومالی کا روپ دھار رکھا ہے اسے یہ بالکل علم نہیں تھا کہ یہ لڑکی اصل میں ناگوں کی خلائی دنیا کی ملکہ کستوری ناگن ہے۔ اور صرف ناگ کی تلاش میں اس کی دنیا میں آئی ہے۔ اور کستوری ناگن یہ سمجھ رہی تھی کہ عنبر ایک احمق قسم کا پجاری ہے اور اس کی مدد سے وہ ناگ کا سراغ لگا سکے گی۔

یہ لوگ منہ اندھیرے چلے تھے۔ اور میڈیا کے ملک میں دوپہر کے بعد پہنچ گئے اس زمانے میں ایسے شہر بھی تھے جو ملک سمجھے جاتے تھے۔ یعنی تھے وہ شہر مگر اسے ملک کہا جاتا تھا۔ اس زمانے میں آبادی بہت کم تھی میڈیا بھی ایک شہر تھا جس کو ملک کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اس ملک پر شمال کے ایک ایسے بادشاہ کا قبضہ تھا۔ جو بڑا ظالم اور پتھر دل تھا۔ اس کے نجومی نے اسے بتا رکھا تھا۔ کہ اس کی موت ایک ایسی عورت کے ہاتھوں ہو گی۔ جو اگست کے مہینے کی بیس تاریخ کو سہ پہر کے وقت کسی دوسرے ملک سے آکر اس کے شہر میں داخل ہو گی۔ چنانچہ اس بادشاہ نے سرحدوں پر خاص پابندی رکھی تھی اور ہر سال اگست کی بیس تاریخ کو ملک میں داخل ہونے والوں کی بہت زیادہ پڑتال کی جاتی تھی اور رجسٹروں میں ان کے نام پتے درج کیے جاتے تھے دو سال سے اس خاص مہینے کی خاص تاریخ کو کوئی عورت ابھی تک میڈیا شہر میں داخل نہیں ہوئی تھی۔

اب اتفاق ایسا ہوا کہ جس روز عنبر اور کستوری ناگن میڈیا شہر میں داخل ہوئے۔ وہ اگست کی بیس تاریخ تھی اور سہ پہر کا وقت تھا جونہی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سرحد پر موجود افسروں نے ایک عورت کو اپنے ملک میں داخل ہوتے دیکھا اُنہوں نے فوراً اس کا نام لکھ لیا عنبر کا بھی نام لکھ لیا یہ بھی لکھ لیا کہ وہ شہر کی ایک سرائے میں ٹھہر گئے ہیں اور بادشاہ کے حکم کے مطابق اُن کی نگرانی شروع کر دی بادشاہ نے یہ حکم دے رکھا تھا اگر نجومی کی بتائی ہوئی تاریخ کو عورت شہر میں داخل ہو تو اس کی نگرانی کی جائے۔ اور یہ معلوم کیا جائے کہ وہ شہر میں کس کی مدد کے ساتھ بادشاہ پر قاتلانہ حملے کی کوشش کرتی ہے تاکہ بادشاہ کے اس دشمن کو بھی عورت کے ساتھ ہی موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ یہی وجہ تھی کہ کستوری ناگن اور عنبر کو سرحد پر بادشاہ کے سپاہیوں نے کچھ نہیں کہا تھا مگر دو خاص جاسوس ان کے پیچھے لگ گئے تھے۔ بادشاہ کی طرف سے ان جاسوسوں کو کو حکم دے دیا گیا تھا کہ اگر وہ سمجھیں کہ خطرہ نزدیک ہے تو فوراً عورت کو ہلاک کر ڈالیں۔

چنانچہ ان دونوں جاسوسوں کے پاس زہر میں بجھے ہوئے خنجر بھی تھے زہر میں بجھے ہوئے خنجر وہ ہوتے ہیں جن کی تیز دھار پر خطرناک زہر [illegible] دیا جاتا ہے

جب یہ خنجر کسی جسم میں لگتا ہے تو زخم کے ساتھ زہر بھی اپنا اثر دکھاتا ہے اور زخمی ہونے والا اگر زخم سے بچ جاتا ہے تو زہر اُسے ہلاک کر ڈالتا ہے عنبر اور کستوری ناگن کو بالکل معلوم نہیں تھا کہ دو خطرناک جاسوس ان کا پیچھا کر رہے ہیں۔

شہر میں داخل ہوتے ہی کستوری ناگن نے عنبر سے کہا۔

"چلو مجھے وہ ناگ دیوتا کا مندر دکھاؤ جس کا تم ذکر کر رہے تھے"

ایسا کوئی مندر ہوتا تو عنبر اسے دکھاتا اصل میں تو عنبر نے غلط بیانی سے کام لیا تھا اس قسم کا مندر وہاں پر نہیں تھا لیکن وہ اسے ایک کھنڈر میں لے گیا اور افسوس کرتے ہوئے بولا۔

"افسوس لوالی! جیسا میں نے تمہیں کہا تھا ویسا ہی ہوا یہ ناگ دیوتا کا مندر تھا جسے شمال سے آنے والی فوجوں نے تباہ و برباد کر دیا"

کستوری ناگن کو عنبر پر بھروسہ تھا کیونکہ وہ اُسے ایک احمق قسم کا پجاری سمجھتی تھی جس کو ناگ دیوتا یا کستوری ناگن سے کوئی دلچسپی نہیں تھی کستوری ناگن نے یقین کر لیا کہ یہ ناگ دیوتا کا تباہ شدہ مندر ہی ہوگا۔ وہ افسوس کرنے لگی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہ پہلے کیوں نہ آگئی۔ اب نہ جانے ناگ دیوتا کا سراغ
اِسے ملے یا نہ ملے۔ وہ عنبر کو لے کر سرائے میں آ
گئی۔ شاہی جاسوس اس کے پیچھے پیچھے تھے۔ انہوں نے مسافروں
کے بھیس بدل رکھے تھے۔ سرائے میں آتے ہی کستوری ناگن
نے عنبر سے پوچھا۔

"کیا اس ملک میں ناگ دیوتا کا ایک ہی مندر ہے؟"

عنبر بھی اسی تاک میں تھا کہ کستوری ناگن ناگ کے سلسلے
میں کوئی بات کرے۔ تاکہ وہ بھی کھوج لگانے کی کوشش
کرے۔ جب کستوری ناگن نے کسی دوسرے مندر کے
بارے میں پوچھا تو عنبر نے جواب دیتے ہوئے ایک
اور سوال کر دیا۔

"نوالی بہن! جہاں تک مجھے یاد ہے اس ملک میں ناگ
دیوتا کا کوئی مندر نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے یہاں سے پیچھے
جو پہاڑیاں ہیں وہاں کوئی چھوٹا موٹا مندر ہو مگر نوالی
بہن! آخر تم ناگ دیوتا کے پیچھے کیوں پڑ گئی ہو؟"

کستوری ناگن نے کہا۔

"بس مجھے ایک شوق ہے کہ ناگ دیوتا کی مورتی
دیکھوں اگر مل سکے تو اس سے ملوں اور اس کی
شکل دیکھوں اور کوئی بات نہیں۔ اچھا آج رات

ہم آرام کرتے ہیں صبح پیچھے کی پہاڑیوں کی
طرف چلیں گے ہو سکتا ہے وہاں ناگ دیوتا کا
مندر موجود ہو"

رات کے وقت دونوں نے مل کر کھانا کھایا عجیب بات
یہ تھی کہ دونوں ایک دوسرے کو دھوکہ دینے کے لئے
کھانا کھا رہے تھے کیونکہ دونوں کو نہ تو بھوک لگتی تھی نہ
پیاس لگتی تھی۔ اِدھر یہ کھانا کھا رہے تھے اور دوسری
طرف شاہی جاسوس شاہی محل میں پہنچ گئے انہوں نے بادشاہ
کو جا کر شہر میں بیس اگست کو سہ پہر کے بعد داخل ہونے
والی عورت کے بارے میں پوری رپورٹ دے دی بادشاہ
نے اپنے سردار کو حکم دیا۔

"ان دونوں مرد عورت کو گرفتار کر لیا جائے
مگر ان کو اس طرح گرفتار کیا جائے کہ سرائے
میں کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو"

سردار نے اپنے آدمیوں کو ساتھ لیا اور درویشوں کا
بھیس بدل کر سرائے کی طرف چل پڑا اس سردار کے پاس
ایک ایسا چھوٹا سا غبارہ بھی تھا جس میں بے ہوشی کا دھواں
بھرا ہوا تھا۔ جاسوس نے یہ بتا دیا تھا کہ دونوں عورت اور
مرد یعنی کستوری ناگن اور عنبر ایک کوٹھڑی میں رہ رہے ہیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سردار بھی اپنے سپاہیوں کو درویش آدمیوں کے بھیس میں لے کر وہاں پہنچ گیا اس نے انہیں سرائے کی ایک جانب چھپنے کو کہا اور خود اپنے محافظ کے ساتھ کستوری ناگن اور عنبر کی کوٹھڑی کی طرف بڑھا ان کی کوٹھڑی کی ایک کھڑکی تازہ ہوا کے لئے کھلی تھی۔

سردار نے سر اٹھا کر اندر دیکھا۔ کستوری ناگن اور عنبر اپنی اپنی چارپائی پر آنکھیں بند کیئے پڑے تھے وہ یہ ظاہر کر رہے تھے کہ وہ سو رہے ہیں۔

سردار نے زور سے غبارے کو فرش پر دے مارا ساتھ ہی کھڑکی بند کر دی۔ غبارہ پھٹا اور اس میں سے بے ہوشی کا دھواں تیزی سے نکل کر کمرے میں پھیل گیا۔ دھواں اس قدر گھنا تھا اور بے ہوشی کا اثر اس قدر شدید تھا کہ کستوری ناگن اور عنبر کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ مل سکا۔ دونوں تیزی سے اٹھے ہی تھے کہ دھڑام سے بے ہوش ہو کر فرش پر گر پڑے

سردار نے اپنے آدمیوں کو اشارہ کیا اندھیرے میں سپاہی اپنے درویشوں ایسے لباس کو سمیٹے آگے بڑھے اور انہوں نے عنبر اور کستوری ناگن کو رسیوں سے باندھ کر اٹھایا۔ گھوڑوں پر ڈالا اور رات کے اندھیرے

میں گھوڑے دوڑاتے سیدھے شاہی قلعے میں آ گئے قلعے کے ایک گہرے تاریک تہ خانے میں دونوں کو الگ الگ کوٹھڑیوں میں بند کر دیا۔ یہ پتھر کی کوٹھڑیاں تھیں اور ان میں سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ صرف لوہے کا ایک دروازہ تھا جو ہر وقت بند رہتا تھا۔ بادشاہ کو اپنی دشمن عورت کی گرفتاری کی خبر ملی تو اس نے کہا

"صبح ہونے سے پہلے پہلے میری قاتل عورت اور اس کے ساتھی کے سر کاٹ کر میری خدمت میں پیش کئے جائیں"

سردار نے جلاد کو بلا کر حکم دیا کہ وہ رات کے پچھلے پہر تہ خانے میں جا کر مرد اور عورت کے الگ الگ سر کاٹ لے۔ اور تھیلیوں میں بند کر کے لے آئے۔ جلاد کا تو کام ہی یہی تھا اس نے خوش ہو کر کہا۔

"ایسا ہی ہو گا" سردار!"

جلاد نے قلعے کی ایک کوٹھڑی میں جا کر تلوار تیز کرنی شروع کر دی۔ سب سے پہلے جلاد کستوری ناگن کی کوٹھڑی میں داخل ہوا۔ کستوری ناگن کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا بے ہوشی کی دوا کا اثر بے حد شدید۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھا مگر جب جلّاد نے لوہے کا دروازہ کھولا تو اُس کی آواز سے کستوری ناگن کو ہوش آگیا۔ ایک بار اُسے ہوش آیا تو پھر وہ تیزی سے ہوش میں آگئی۔ اندھیرے میں اس نے ایک سیاہ پوش آدمی کو ننگی تلوار لئے اپنی طرف آتے دیکھا تو سمجھ گئی کہ اس کی نیّت ٹھیک نہیں۔

کستوری ناگن اٹھ کر بیٹھ گئی۔ جلاد نے بھاری بھر کم آواز میں کہا۔

" اے عورت! تو بادشاہ کی دشمن ہے۔ میں تیرا سر کاٹنے آیا ہوں۔"

کستوری ناگن کو بے حد غصّہ آگیا۔ اس نے ایک سیکنڈ میں زرد سونے کے رنگ ایسی ناگن کا روپ بدل لیا۔ پھر ایک ایسی پھنکار ماری کہ جلّاد کے ہاتھ سے تلوار گرتی گرتی بچی۔ جلّاد نے اس عورت کو جادوگرنی سمجھ کر تلوار کا وار کر دیا۔ پھر کستوری ناگن وہاں سے اُچھل کر چھت کے ساتھ لگی ہوئی جلّاد کی گردن پر آگری اور اُسے ڈس دیا۔

کستوری ناگن کا زہر کوئی معمولی زہر نہیں تھا جلّاد کا جسم سب سے پہلے ٹھنڈا ہو کر سن ہوگیا پھر گرم ہو کر کھولنے اور پگھلنے لگا وہ موم بتی کی طرح سارے کا

سارا پگھل کر بہہ گیا کستوری نے اپنے جسم کو ہوا میں اچھالا اور کھلے گیٹ سے نکل آئی۔ اس نے ساتھ والے تہہ خانے میں عنبر کو بھی بے ہوش پڑے دیکھا کستوری ناگن کو عنبر سے کیا ہمدردی ہو سکتی تھی اس نے سوچا کہ اس احمق بچاری کو اسی جگہ رہنے دو۔ اگر جلّاد اسے قتل کرتا ہے تو قتل کرنے دو میں خود پیچھے کی پہاڑوں میں جاکر ناگ دیوتا کا مندر تلاش کرتی ہوں۔ ہو سکتا ہے یہ شخص عنبر اس مندر کو مجھ سے چھپا رہا ہو۔

چنانچہ کستوری ناگن اندھیرے زینے سے نکل کر قلعے کی چھت پر کھلی ہوا میں آگئی اور پھر اس نے اپنے آپ کو بلبل کی شکل میں تبدیل کیا اور فضا میں پرواز کر گئی اس کا رخ پیچھے کی جانب جو پہاڑی سلسلہ نظر آرہا تھا اس طرف تھا وہ ایک منٹ میں وہاں پہنچ گئی حالانکہ وہ پہاڑیاں آدھے دن کے سفر پر تھیں مگر کستوری ناگن بلبل کے روپ میں بڑی تیزی سے اڑتی ہوئی گئی تھی پہاڑیوں میں پچھلی رات کا اندھیرا چھا رہا تھا مگر کستوری ناگن کا تعلق چونکہ خلائی دنیا سے تھا اس لئے وہ دنیا کے اندھیرے میں بہت کچھ دیکھ سکتی تھی اس نے بلبل کی شکل میں پہاڑیوں کے اوپر چکّر لگانا شروع کر دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ پہاڑیاں ایک دوسری کے ساتھ ساتھ قطاروں کی شکل میں بنی ہوئی تھیں۔ ان کے بیچ میں اُونچی نیچی چٹانیں اور گہری کھڈیں اور ندی نالے بہہ رہے تھے۔ کستوری ناگن کو پچھلے پہر کی ہلکی نیلی روشنی میں ایک جگہ باہر نکلی ہوئی چٹان پر ایک مندر کا مینار سا دکھائی دیا۔

کستوری ناگن غوطہ لگا کر وہاں آ گئی یہ بھی کسی پرانے مندر کا کھنڈر تھا۔ لگتا تھا کہ کسی سادھو سنیاسی نے خدا کی عبادت کے لئے وہاں پتھروں کو جوڑ کر چھوٹا سا مندر بنایا تھا اور جب وہ وہاں سے چلا گیا تو مندر ویران ہو گیا۔ مگر کستوری ناگن یہی سمجھ رہی تھی کہ یہ ناگ دیوتا کا ہی مندر ہے عنبر نے بھی اسے کہا تھا کہ ناگ دیوتا کا مندر ان پہاڑیوں میں ہو سکتا ہے کستوری ناگن نے مندر کو غور سے دیکھا اس میں صرف ایک ہی کوٹھڑی تھی جس کا آدھا دروازہ ٹوٹ کر نیچے گہری کھڈ میں گر چکا تھا درمیان میں مینار کے نیچے پتھروں کو جوڑ کر چھوٹا سا چبوترہ بنا دیا گیا تھا۔ جہاں ناگ کی مورتی کی جگہ ایک گول پتھر پڑا تھا۔

کستوری ناگن کو خیال آیا کہ یہاں اگر کوئی ناگن ہے تو اس سے مشورہ کر لینا چاہیئے کستوری ناگن ہر بار سانپ کی جگہ مادہ سانپ یعنی ناگن کو اس لئے بلاتی تھی کہ چونکہ وہ خود

ناگن تھی اور دنیا کے سانپ اس کا احترام کرتے تھے وہ اس کا حکم ماننے کے پابند نہیں تھے جس طرح ناگ دیوتا ان کو حکم دیتا تھا۔ کہ یہ کام کرو اس طرح کستوری ناگن کی سانپ یا ناگن کو حکم نہیں دے سکتی تھی۔ ناگنیں ذرا زیادہ خیال کرتی تھیں اس لئے کہ کستوری ناگن خود ایک ناگن تھی۔

کستوری ناگن نے فوراً ناگن کی شکل اختیار کر لی اب بُلبُل کی جگہ ایک زرد رنگ کا سانپ کنڈلی مارے پتھر کے چبوترے پر بیٹھا تھا۔ جس کے سر پر سنہری رنگ کا سونے ایسا چھوٹا سا تاج تھا اور چھوٹی چھوٹی سُرخ موتیوں ایسی آنکھیں اندھیرے میں چمک رہی تھیں کستوری ناگن نے اپنا پھن لہرایا اور پھر پھنکار مار کر آس پاس کے علاقے میں موجود کسی بھی ناگن کو آواز دی۔ تیسری آواز پر ایک نیلے رنگ کی پہاڑی ناگن سامنے آ گئی اس نے آتے ہی کستوری ناگن کو سلام کیا اور بولی۔

"ملکہ ناگن! میں دور تھی اس لئے دیر ہو گئی۔ فرمایئے مجھے کس لئے یاد فرمایا؟"

کستوری ناگن نے پہلا سوال ہی اس سے یہ کیا کہ وہ ناگ دیوتا کے بارے میں کچھ بتا سکتی ہے؟

نیلی ناگن کہنے لگی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ناگن ملکہ! مجھے دُور دُور تک ناگ دیوتا کی خوشبو نہیں آرہی۔ ناگ دیوتا اس علاقے میں کہیں نہیں ہے۔"

کستوری ناگن نے دوسرا سوال کیا۔

"کیا اس مندر میں ناگ دیوتا کی مورتی رکھی ہوئی تھی؟"

اس پر نیلی ناگن نے کہا۔

"نہیں ناگن ملکہ! اس مندر میں تو کسی [illegible] میں ایک سادھو رہا کرتا تھا پھر وہ یہاں سے چلا گیا اور یہ مندر ویران ہو گیا۔"

کستوری ناگن نے کہا۔

"مجھے کسی کی زبانی معلوم ہوا تھا کہ یہاں ناگ دیوتا کا مندر ہوا کرتا تھا۔"

نیلی ناگن بولی۔

"ہو سکتا ہے۔ مجھ سے پہلے یہاں کوئی مندر ہو مجھے یہاں آئے اسّی برس ہو گئے ہیں تب سے یہاں ناگ دیوتا کا کوئی مندر دیکھنے میں نہیں آیا۔

اب کستوری ناگن نے ایک اور بڑا ضروری سوال پوچھا!

"کیا تم نے ناگ دیوتا کو دیکھا ہے؟"

نیلی ناگن نے کہا۔

"ہاں ناگن ملکہ۔ آج سے دس گیارہ سال پہلے جب میں

ملک روم میں تھی تو ایک بار ناگ دیوتا نے ایک جنگل میں مجھے بلایا تھا تب میں نے اسے دیکھا تھا

کستوری ناگن نے پوچھا۔

"کیا وہ سانپ کی شکل میں تھا؟

نیلی ناگن بولی!

"نہیں ناگن ملکہ! ناگ دیوتا اپنی انسانی شکل میں تھا وہ دُبلا پتلا بڑی کشش رکھنے والا سانولا سا نوجوان ہے جس کے بال گھنگھریالے اور آنکھیں کٹواری ہیں۔"

"کیا وہ دوسری شکل بھی بدل لیتا ہے" کستوری ناگن نے سوال کیا۔

نیلی ناگن نے جواب دیا۔

"ناگ دیوتا کو میں نے شکل بدلتے نہیں دیکھا ہے مگر میں نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ ناگ دیوتا جو شکل چاہے بدل لیتا ہے۔"

کستوری ناگن نے پوچھا

"کیا ناگ دیوتا کی کوئی ناگن بھی ہے؟

نیلی ناگن نے کہا۔

"نہیں ملکہ ناگن! ناگ دیوتا کی کوئی ناگن نہیں ہوتی ویسے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زمین اور سمندر کے سارے سانپ اور ناگنیں اس کے حکم کی پابند ہوتی ہیں۔ مگر اس کی ناگن نہیں ہوتی۔ ہاں اتنا میری ماں نے ایک بار کہا تھا کہ ناگ دیوتا کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہوتے ہیں"

کستوری ناگن ذرا سی چونکی۔ ناگ دیوتا کے ساتھ اور کون ہو سکتا ہے؟ اس نے جب نیلی ناگن سے کہا کہ وہ کھول کر بیان کرے تو نیلی ناگن کہنے لگی۔

"ملکہ ناگن! یہ معلوم نہیں کہ ناگ دیوتا کے ساتھ کون کون لوگ ہیں وہ انسان ہیں یا نہیں۔ لیکن یہ ضرور سنا ہے کہ ان میں ایک عورت بھی ہے۔

"عورت؟" کستوری ناگن نے حیرانی سے پوچھا۔ کیا یہ عورت ناگن ہے" نیلی ناگن نے کہا۔

"یہ مجھے معلوم نہیں مگر اس عورت کے جسم سے بھی ناگ دیوتا کی ہلکی ہلکی خوشبو آتی ہے"

کستوری ناگن نے بہت کچھ پوچھنے اور معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی مگر نیلی ناگن نے جتنا بتایا تھا اس سے زیادہ اسے معلوم نہیں تھا۔ کستوری ناگن کو یقین ہو گیا کہ ناگ دیوتا کے ساتھ جو عورت ہوتی ہے۔ وہ ضرور کوئی ناگن ہو گی پدم ناگن جو پانچ سو برس زندہ رہنے کے بعد انسانی شکل اختیار کر سکتی ہے

کستوری ناگن کو بڑا حسد محسوس ہوا مگر اس نے یہ کہہ کر اپنے دل کو تسلی دی۔ کہ میں تو ناگ دیوتا کو یہاں سے نکال کر اپنی خلائی دنیا میں لے جاؤں گی۔ مجھے اس عورت سے کیا لینا دینا ہے۔ ہاں اگر اس نے میرے راستے میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی تو میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گی"

اگرچہ کستوری ناگن کو ناگ دیوتا کا سراغ تو نہیں ملا تھا مگر نیلی ناگن سے اسے ناگ دیوتا کے بارے میں کافی معلومات مل گئی تھیں اس نے نیلی ناگن کا شکریہ ادا کر کے اسے واپس بھیج دیا اور خود اسی ویران مندر میں سانپ کی شکل میں ایک طرف کنڈلی مار کر بیٹھ گئی اور سوچنے لگی کہ اسے ناگ دیوتا کی تلاش میں اب کدھر کا رخ کرنا چاہیے۔ دوسری طرف جب سردار کے پاس جلاد سر کاٹ کر نہ لایا تو وہ خود تہہ خانے میں سپاہیوں کو لے کر آ گیا یہاں کوٹھڑی میں اس نے گوشت کے ایک پگھلے ہوئے ڈھیر کو دیکھا۔ جس میں سے جلاد کی صرف ایک آنکھ جھانک رہی تھی تو خوف سے اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ وہ بھاگ کر دوسری کوٹھڑی میں آ گیا یہاں عنبر ابھی تک بے ہوش تھا بادشاہ کی دشمن نمبر ایک لڑکی یعنی کستوری ناگن کے فرار سے سردار کی اپنی زندگی خطرے میں پڑ گئی تھی بادشاہ اسے بھی زندہ نہیں چھوڑ سکتا تھا سردار نے عنبر کو بے ہوش پڑے دیکھا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تو سوچنے لگا کہ چلو ایک دشمن تو مل گیا۔ اسی کا سر کاٹ کر لے جاتا ہوں۔ اور مغرور لڑکی کی جگہ کسی اور لڑکی کا سر کاٹ کر لے جاؤں گا۔ بادشاہ کو کیا خبر کہ کون لڑکی شہر میں داخل ہوئی تھی

سردار نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ عنبر کا سر قلم کر دیا جائے سپاہی عنبر کی طرف بڑھے ہی تھے۔ کہ اس کی آنکھ کھل گئی عنبر تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا جب سپاہیوں نے اس پر تلواریں چلیں تو عنبر نے ان کے وار اپنے بازو پر لئے اور ساتھ ہی ان کی تلواروں کو چھین کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ سپاہی اور سردار ہکا بکا ہو گئے عنبر آگے بڑھا۔ اِسے آگے بڑھتا دیکھ کر سردار نے خود تلوار نکال کر عنبر پر وار کیا۔ تلوار عنبر کے کاندھے پر پوری طاقت سے لگی اگر عنبر کی جگہ کوئی عام آدمی ہوتا تو اس کا کاندھا کٹ جاتا مگر تلوار عنبر کے کاندھے سے ٹکرا کر سردار کے ہاتھ سے گر پڑی عنبر کو سخت غصہ آگیا اس نے تلوار اٹھا کر سردار کی گردن پر ماری۔ سردار کا سر کٹ دور جا گرا

یہ حالت دیکھ کر سپاہی دُم دبا کر باہر کو بھاگے عنبر بھی اُن کے پیچھے پیچھے تہہ خانے سے نکل آیا اس نے قلعے کی دیوار سے دوسری طرف کھائی میں چھلانگ لگا دی ابھی دن نہیں نکلا تھا مگر دن کی ہلکی ہلکی روشنی اُبھرنے

لگی تھی عنبر کو لومالی یعنی کستوری ناگن کا خیال آیا کہ وہ ساتھ والی کوٹھڑی میں تھی۔ عنبر واپس تہہ خانے کی طرف دوڑا۔ اب وہاں کوئی سپاہی نہیں تھا سب خوف زدہ ہو کر فرار ہو چکے تھے۔ عنبر نے کوٹھڑی میں جا کر دیکھا کہ وہاں پجاری کی بیٹی لومالی یعنی کستوری ناگن موجود نہ تھی عنبر یہی سمجھا کہ یا تو اسے مار دیا گیا ہے اور یا وہ کسی طریقے سے فرار ہو چکی ہے۔ اگر وہ فرار ہو گئی ہے تو عنبر نے سوچا کہ وہ ناگ دیوتا کی تلاش میں پہاڑیوں کی طرف گئی ہوگی۔ عنبر بھی شہر سے نکل کر دور پہاڑیوں کی طرف چل پڑا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنبر دھوکہ کھا گیا

دن نکلنے تک عنبر پہاڑیوں میں پہنچ گیا

اس نے بہت تیز رفتاری سے سفر طے کیا تھا اُسے دور پہاڑی پر ایک مندر کا چھوٹا سا مینار نظر آیا۔ وہ اس مندر کی طرف جا رہا تھا کہ ایک بلبل اس کے سر کے اُوپر سے گذر گئی۔ عنبر نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ مگر بلبل نے عنبر کو دیکھ لیا تھا۔ وہ کستوری ناگن تھی جو کچھ دیر مندر کے چبوترے پر بیٹھنے کے بعد بلبل کے روپ میں نیچے وادی کی طرف واپس جا رہی تھی اس نے عنبر کو اُوپر مندر کی طرف جاتے دیکھا۔ تو کستوری ناگن بلبل ہی کے روپ میں دُور سے چکر لگا کر عنبر کے کافی آگے جا کر درختوں میں اتر گئی۔ یہاں اس نے دوبارہ اپنی انسانی شکل بدلی اور راستے میں بیٹھ گئی۔ جب عنبر قریب آیا تو اٹھ کر اس کی طرف

آئی۔ عنبر نے پجاری کی بیٹی کو دیکھا تو خوش ہو کر بولا۔

"تمہیں دیکھ کر خوشی ہوئی۔ لومالی کہ تم بھی فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی ہو میں بڑی مشکل سے جان بچا کر بھاگا ہوں۔ سوچا تم ان پہاڑیوں میں ہو گی۔ اس لئے ادھر چلا آیا۔ کیا تمہیں یہاں کوئی ناگ دیوتا کا مندر ملا؟

کستوری ناگن نے گہری سانس بھر کر کہا۔

"اوپر ایک مندر ضرور ہے مگر لوگ کہتے ہیں کہ وہاں کوئی سادھو رہا کرتا تھا جو اب چلا گیا ہے۔

عنبر کو یہ معلوم ہو چکا تھا یہ پجاری کی اصل بیٹی لومالی نہیں ہے اصلی بیٹی لومالی مر چکی ہے اور اس کی لاش تابوت کے اندر پڑی ہوئی ہے۔ عنبر نے خود دیکھی تھی یہ عورت یا تو اس کی کوئی ہم شکل تھی اور یا کوئی چالاک عورت تھی جس نے جادو کے کسی منتر کی مدد سے پجاری کی بیٹی کی شکل اختیار کر رکھی ہے اور اس کا مقصد سانپ دیوتا سے شادی کر کے مندر کی ساری جائیداد پر قبضہ کرنا تھا۔ چنانچہ اس نے مندر کے سانپ دیوتا کی مورتی سے بیاہ رچا لیا تھا اور اب وہ سب سے بڑی پجارن بن گئی تھی مگر سوال یہ تھا کہ وہ ناگ دیوتا کی اتنی تلاش کس لئے کر رہی تھی؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اُسے ناگ دیوتا سے اتنی دلچسپی کیوں تھی؟ یہی ایک سوال تھا جس کا جواب عنبر کو نہیں مل رہا تھا اس نے پجاری کی بیٹی کو ٹٹولنے کے لئے کہا۔

" پجارن جی! ناگ دیوتا یہاں کہیں نہیں ہے اسے دفع کریں اور واپس مندر کو چلیں"

کستوری ناگن نے غصیلی نظروں سے عنبر کی طرف دیکھا اور بولی۔

" تم کون ہوتے ہو میرے معاملے میں دخل دینے والے تم ہمارے مندر کے معمولی ملازم ہو اور میرے ساتھ اس لئے آئے ہو کہ ناگ دیوتا کا سراغ لگانے میں میری مدد کرو۔ خبردار ایسی بات پھر کبھی زبان سے نہ نکالنا"

عنبر کو غصہ تو بہت آیا مگر وہ پی گیا۔ کستوری ناگن نے بات کا موضوع بدلتے ہوئے عنبر سے پوچھا۔

" یہ اس شہر کے سپاہی ہمیں بے ہوش کر کے قلعے میں کیوں لے گئے تھے؟

عنبر بولا۔

" میرا خیال ہے یہاں کا بادشاہ ہمیں دشمن سمجھتا ہے۔ اور وہ لوگ ضرور ہماری تلاش میں ہوں گے اس لئے بھی ہمیں یہاں سے واپس چلے جانا چاہیے۔

کستوری ناگن اٹھ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی۔

" اگر تم واپس جانا چاہتے ہو تو جاؤ میں اس وادی میں کچھ دن گزارنا چاہتی ہوں۔ اور واپس جا کر میرے پجاری باپ کو یہ ہرگز مت بتانا کہ میں ناگ دیوتا کی تلاش میں ہوں"

عنبر نے ان جان بنتے ہوئے سر ہلا کر کہا۔

" میں کوئی بیوقوف نہیں ہوں پجارن جی: مگر میں واپس نہیں جاؤں گا میں آپ کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔ میں آپ کی خدمت اور حفاظت کے لئے ساتھ ہی رہوں گا"

کستوری ناگن بولی

" تو ٹھیک ہے پھر ہم آج کا دن اور رات اس پہاڑی والے مندر میں گزاریں گے ہو سکتا ہے رات کو وہاں ناگ دیوتا آجائے"

عنبر دل میں ہنس دیا کہ کیسی احمق لڑکی ہے بھلا یونہی ناگ دیوتا وہاں کیسے آ جائے گا۔ لیکن اس کے دل کا شک پختہ ہو گیا کہ یہ ضرور ناگ دیوتا کو اپنے قابو میں رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جب ہی اتنی شدت سے اس کی ٹوہ میں لگی ہوئی ہے۔ عنبر اس راز کو حل کرنے کے لئے کستوری ناگن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے ساتھ ہی مندر کی طرف چل پڑا

مندر ویران پڑا تھا۔ عنبر نے کمرے کو صاف کر کے گھاس کا بستر لگا دیا اور کستوری ناگن سے کہا۔

"پجارن جی! آپ یہاں رات کو آرام کریں گی میں باہر مینار کے چبوترے پر سو جاؤں گا"

کستوری ناگن نے کوئی جواب نہ دیا وہ سوچ رہی تھی کہ آج رات وہ نیلی ناگن کو پھر سے بلا کر ناگ دیوتا کے بارے میں پوچھے گی ہو سکتا ہے اسے کوئی سراغ مل جائے

جب رات ہو گئی تو عنبر باہر چبوترے پر اور کستوری ناگن ویران مندر کے کمرے میں جا کر لیٹ گئی نیند دونوں کو نہیں آتی تھی مگر دونوں یہ ظاہر کر رہے تھے جیسے انہیں بہت نیند آ رہی ہے اور وہ سونے جا رہے ہیں عنبر چبوترے پر بیٹھا تھا اندھیرا وادی میں اور مندر کے اردگرد پہاڑیوں پر چھا گیا تھا۔ ایک عجیب خاموشی چاروں طرف طاری تھی ہوا وادی میں سرسراتی ہوئی گذر رہی تھی۔

جب رات آدھی گذر گئی تو عنبر کو کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی عنبر نے لیٹے لیٹے آنکھیں کھول کر اندھیرے میں دیکھا پجارن کی بیٹی دبے پاؤں اس کی طرف آ رہی تھی سوکھے پتے اور سنگریزے اس کے پاؤں تلے کچلنے کی آواز پیدا کر رہے

تھے عنبر جان بوجھ کر سوتا رہا۔ بلکہ اس نے ہلکے ہلکے خراٹے بھی لینے شروع کر دیئے۔ کستوری ناگن دبے پاؤں چلتی اس کے قریب آئی۔ جھک کر اسے غور سے دیکھا جب اسے یقین ہو گیا کہ عنبر گہری نیند سو رہا ہے تو وہ واپس اپنے کمرے میں چلی گئی۔ عنبر سوچنے لگا کہ یہ آدھی رات کو یہ دیکھنے کے لئے کہ وہ سو رہا ہے اس کے پاس کیوں آئی تھی؟ کیا وہ کہیں جا رہی ہے؟ کیا وہ کوئی جادو کرنے والی ہے! عنبر کے دل میں طرح طرح کے خیال آنے لگے۔

پھر اسے اچانک فضا میں ایک لمبی سیٹی کی آواز سنائی دی یہ سانپ کی زبان تھی۔ سانپ کی زبان میں کوئی کسی سانپ کو بلا رہا تھا عنبر کے کان کھڑے ہو گئے یہ سانپ کی زبان میں کون کسی کو بلا رہا ہے! عنبر نے آواز پر کان لگا دیئے اور اسے غور سے سننے لگا۔ وہ سانپوں کی زبان جانتا تھا۔ بہت جلد عنبر کو معلوم ہو گیا کہ پجاری کی بیٹی کسی مادہ سانپ یعنی ناگن کو بلا رہی ہے۔ عنبر تو دنگ ہو کر رہ گیا کیا یہ پجاری کی بیٹی سانپوں کی زبان جانتی ہے! عنبر سننے لگا۔

کستوری ناگن نے نیلی ناگن کو آواز دی تھی۔ دو تین بار آواز دینے سے نیلی ناگن کستوری ناگن کے کمرے میں آ گئی اس نے آتے ہی سلام کیا اور کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"خیریت ہے آپ نے مجھے پھر بلایا؟"
کستوری ناگن نے کہا۔
"مجھے یہ بتاؤ کہ ناگ دیوتا کی خوشبو کیسی ہوتی ہے تاکہ اگر مجھے کبھی اس کی خوشبو محسوس ہو تو میں سمجھ جاؤں کہ ناگ دیوتا یہیں کہیں موجود ہے"
نیلی ناگن نے کہا۔
"ناگ دیوتا کی خوشبو کو میں بیان نہیں کر سکتی یہ تو جب آپ ناگ دیوتا سے ملیں گی اور اس کی خوشبو محسوس کریں گی۔ تب ہی آپ کو پتہ چلے گا کہ ناگ دیوتا کی خوشبو کیسی ہوتی ہے"
پھر نیلی ناگن نے اچانک اپنا نیلا پھن مندر کے چبوترے کی طرف موڑ دیا جہاں عنبر لیٹا ان کی باتیں سن رہا تھا۔
نیلی ناگن نے کہا۔
"یہ اس چبوترے پر کون لیٹا ہوا ہے؟"
کستوری ناگن نے کہا
"میرا ملازم ہے۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہی ہو؟"
نیلی ناگن نے کہا۔
"اس لئے کہ مجھے اس آدمی کی طرف سے ناگ دیوتا کی دھیمی

دھیمی خوشبو آ رہی ہے میرے ساتھ آئیں"
کستوری ناگن یہ سن کر حیرت میں گم ہو گئی کہ اس کے ملازم کی طرف سے ناگ دیوتا کی خوشبو آ رہی تھی وہ نیلی ناگن کے ساتھ چبوترے کی طرف آ گئی وہ دبے پاؤں چل رہی تھیں۔ عنبر نے بھی یہ مکالمہ سن لیا تھا وہ خراٹے لینے لگا۔ نیلی ناگن نے اپنا پھن عنبر کے جسم کے بہت قریب کیا اور سانپ کی خاموش سسکار ایسی زبان میں کہا۔
"اس نوکر کے جسم سے ناگ دیوتا کی ہلکی ہلکی خوشبو آ رہی ہے"
کستوری ناگن نے سانپ کی سسکاری زبان میں پوچھا۔
"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہیں یہی ناگ دیوتا تو نہیں!"
نیلی ناگن بولی۔
"نہیں! ناگ دیوتا ہوتا تو اس کے جسم کی خوشبو اس ساری وادی میں پھیلی ہوتی مگر یہ خوشبو اس کے جسم سے بہت ہی دھیمی دھیمی آ رہی ہے جس کو صرف ایک سانپ ہی محسوس کر سکتا ہے"
کستوری ناگن نے پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تو پھر یہ شخص کون ہے"

نیلی ناگن کہنے لگی۔

"میرا خیال ہے یہ کوئی ایسا آدمی ہے جو کبھی ایسی جگہ پر رات بھر سویا ہے جہاں کچھ دیر پہلے ناگ دیوتا سو رہا تھا اسی وجہ سے اس کے جسم سے ناگ دیوتا کی ہلکی ہلکی خوشبو آنے لگی ہے۔

کستوری ناگن بولی

"اندر کمرے میں آ جاؤ"

جب نیلی ناگن اور پجاری کی بیٹی کمرے میں چلے گئے تو عنبر گہری سوچ میں ڈوب گیا اب یہ بات کھل چکی تھی کہ یہ پجاری کی بیٹی کوئی جادوگرنی ہے جو سانپوں کی زبان بھی جانتی ہے اور ناگ دیوتا کو اپنے جادو کے سلسلے میں پکڑنا چاہتی ہے۔ مندر کا ویران کمرہ وہاں سے چند قدم کے فاصلے پر تھا اور عنبر کو پجاری کی بیٹی اور مادہ سانپ کی باتیں صاف سنائی دے رہی تھیں۔

کستوری ناگن نے کہا

"کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ اس میرے نوکر کی خوشبو پر ناگ دیوتا بھی ادھر آ جائے؟"

نیلی ناگن کی آواز آئی۔

"نہیں ایسا نہیں ہوتا ——— ناگ دیوتا کو کوئی ضرورت نہیں کہ اپنی خوشبو پر آئے کیونکہ ناگ دیوتا کو معلوم ہے۔ جہاں وہ تھوڑی دیر بیٹھتا ہے۔ یا لیٹا ہے وہاں اگر کوئی بیٹھ جائے یا لیٹ جائے تو کچھ دنوں تک اس آدمی یا جانور کے جسم سے ناگ دیوتا کی خوشبو آتی رہتی ہے یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے۔

کستوری ناگن کہنے لگی۔

"تو پھر میں اپنے اس نوکر سے یہ معلوم کروں گی کہ وہ چند روز پہلے کس جگہ بیٹھا تھا مگر وہ تو ہمارے مندر میں ہی ہوتا تھا اور دو دن سے میرے ساتھ ہے۔ رات وہ سرائے میں سویا تھا۔ اور قلعے میں بھی گیا تھا"

کستوری ناگن نیلی ناگن کو نہیں بتانا چاہتی تھی کہ وہ لوگ رات قلعے میں کیوں گئے تھے۔ اس نے نیلی ناگن کو واپس بھیج دیا۔ عنبر نے ساری باتیں سن لی تھیں دن نکلا تو کستوری ناگن چشمے پر ہاتھ منہ دھو کر واپس عنبر کے پاس آئی اور ادھر ادھر کی باتوں کے بعد اس سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پوچھ گچھ کرنے لگی کہ وہ قلعے میں کہاں لیٹا تھا اور وہاں سے نکل کر کہاں کہاں بیٹھا تھا عنبر سب کچھ سمجھ گیا کہ وہ اس سے کیا پوچھنا چاہتی تھی اس نے اب پجاری کی بیٹی سے چال چلنے کا فیصلہ کر لیا۔ کہنے لگا

"پجارن جی! آپ یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہی ہیں؟"

کستوری ناگن کیسے اُسے اصل بات بتاتی۔ بہانہ بناتے ہوئے بولی۔

"تم مجھے بتاؤ ناں کہ تم کہاں کہاں زیادہ دیر لیٹے یا بیٹھے تھے۔"

عنبر اب بھی بھولا بنا رہا اور بولا۔

"مگر! آپ کیوں پوچھ رہی ہیں؟ آپ مجھ سے کیا معلوم کرنا چاہتی ہیں۔"

کستوری ناگن کو آخر کہنا ہی پڑا

"بات یہ ہے عنبر کہ تمہارے جسم سے ایک خاص قسم کی ریت کی خوشبو آ رہی ہے میں نے کتابوں میں پڑھا ہے۔ کہ اس قسم کی خوشبو ناگ دیوتا کے جسم سے آیا کرتی ہے۔ ظاہر ہے کہ تم ناگ دیوتا تو نہیں ہو۔ مگر تم ضرور کسی ایسی جگہ زیادہ دیر تک بیٹھے رہے ہو۔ یا لیٹے رہے ہو۔ جہاں ناگ دیوتا رہتا

ہے اس لیے تم یاد کر کے بتاؤ کہ زیادہ دیر تم کس جگہ بیٹھے یا لیٹے تھے!

عنبر نے یوں ہی سوچنا شروع کر دیا کبھی وہ سر کھجاتا کبھی آنکھیں بند کرتا۔

پھر بولا۔

"ہاں یاد آگیا۔ ایک دن میں اپنے سانپ مندر سے دور سیر کرتا اس چھوٹے اہرام کے پاس آگیا۔ جہاں تمہارے باپ نے تمہیں دفن کیا تھا۔"

کستوری ناگن غور سے عنبر کو تک رہی تھی۔ عنبر بڑی سادگی سے کہے جا رہا تھا۔

"اس اہرام کے پاس پہنچ کر میں تھک گیا تھا دھوپ بھی تیز تھی مجھے اہرام کی دیوار میں ایک چھوٹا سا شگاف نظر آیا۔ اندر سے ٹھنڈی ہوا آ رہی تھی میرا دل چاہا کہ تھوڑی دیر اہرام کے اندر جا کر ٹھنڈی جگہ پر آرام کر لوں۔ چنانچہ میں اندر چلا گیا۔ اندر چبوترے پر وہ تابوت تھا جہاں کبھی تمہاری لاش پڑی ہوتی تھی مجھے تو معلوم تھا تابوت خالی ہے کیونکہ تم زندہ ہو کر اپنے باپ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے پاس آ چکی ہو۔ میں وہیں چبوترے کے پاس لیٹ گیا پھر مجھے نیند آ گئی۔ میں دیر تک وہاں سویا رہا۔

کستوری ناگن نے پوچھا۔

"کیا تم نے وہاں کوئی عجیب و غریب چیز دیکھی؟

عنبر نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔

"ہاں! یاد آیا جب میں سو کر اٹھا تو میں نے ایک بڑے ہی خوبصورت سفید سانپ کو دیکھا۔ وہ اتنا خوبصورت تھا کہ بالکل چاندی کا سانپ لگتا تھا۔

"پھر کیا ہوا؟ کستوری ناگن نے بے تابی سے پوچھا

عنبر بولا۔

"جانے پھر ایسا کیسے ہوا کہ میں بالکل ساکت سا ہو کر رہ گیا چاندی کے سانپ نے میرے جسم پر رینگنا شروع کر دیا میں اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں سکتا تھا سانپ میرے جسم پر رینگنے کے بعد اہرام کے ایک سوراخ میں چلا گیا اس کے بعد میرے جسم میں پھر سے

توانائی آ گئی اور میں دوڑ کر جلدی سے اہرام سے باہر نکل گیا۔

کستوری ناگن بڑے غور سے عنبر کو تک رہی تھی اس کا معاملہ حل ہو گیا تھا۔ اسے یقین ہو گیا کہ ناگ دیوتا چھوٹے اہرام میں ہی موجود ہے۔

اس نے عنبر سے کہا۔

"ہم آج چھوٹے اہرام میں جائیں گے۔ میں چاندی کے سانپ کے درشن کرنا چاہتی ہوں" مجھے یقین ہے کہ وہی ناگ دیوتا ہے۔ وہی ناگ دیوتا ہے۔ چلو عنبر ہم ابھی واپس جائیں گے۔

اسی روز عنبر اور کستوری ناگن واپس مصر آ گئے دن بھر کستوری ناگن نے مندر میں اپنے باپ کے پاس گزارا اور رات کو عنبر کو ساتھ لے کر چھوٹے اہرام کی طرف چل پڑی عنبر کو کستوری ناگن اس لئے ساتھ لے جا رہی تھی کہ جب اسے ناگ دیوتا مل جائے گا تو وہ عنبر کو ہلاک کر دے گی تاکہ کوئی اس کا گواہ باقی نہ رہے۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ کسی کو یہ پتہ چلے کہ وہ ناگ دیوتا سے ملی ہے۔ چھوٹے اہرام کے اردگرد بڑا اندھیرا تھا۔ مگر عنبر اس اندھیرے میں بھی دیکھ سکتا تھا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور کستوری ناگن بھی اندھیرے میں دیکھ لیتی تھی مگر دونوں ہی یہ ظاہر کر رہے تھے جیسے انہیں اندھیرے میں کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ عنبر نے موم بتی روشن کر دی اس کی روشنی میں عنبر اور کستوری ناگن اہرام کے اندر داخل ہو گئے۔

کستوری ناگن اس اہرام کو پہلے بھی دیکھ چکی تھی اس نے اندر داخل ہوتے ہی پوچھا

" سفید سانپ کہاں چلا گیا تھا؟"

عنبر نے کہا۔

" میرا خیال ہے وہ سامنے دیوار میں ایک سوراخ میں گھس گیا تھا "

کستوری ناگن نے دیوار کا جائزہ لیا۔ وہاں واقعی ایک سوراخ تھا۔ کستوری ناگن نے عنبر سے کہا۔ ہاں یہاں ایک سوراخ ہے۔ ناگ دیوتا اسی سوراخ میں رہتا ہے؟"

کستوری ناگن نے پلٹ کر دیکھا تو عنبر تابوت کا ڈھکنا اٹھا کر اندر جھانک رہا تھا۔ کستوری ناگن نے چلا کر کہا۔

" تابوت کو کیوں کھول دیا تم نے؟"

عنبر کو تو معلوم تھا کہ تابوت کے اندر پجاری کی اصلی بیٹی

کی لاش پڑی ہے۔ وہ انجان بن کر حیرانی سے بولا۔

پجارن جی! یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ تابوت میں آپ کی لاش پڑی ہے۔ مگر جب آپ کی لاش تابوت میں ہے تو پھر آپ باہر کیسے زندہ چل پھر رہی ہیں؟

یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔

کستوری ناگن کے لئے اب ضروری ہو گیا تھا کہ وہ عنبر کو ہلاک کر ڈالے۔ کیونکہ عنبر پر اس کا راز کھل گیا تھا اس نے عنبر کی طرف غضبناک نظروں سے دیکھا اور اس کے حلق سے ایک بھیانک پھنکار نکلی اس کے ساتھ ہی وہ لڑکی ناگن بن گئی

عنبر نے اپنے سامنے سونے ایسے زرد رنگ کی ایک ناگن کو دیکھا تو ایک بار تو وہ چکرا کر رہ گیا اسے یہ معلوم ہو چکا تھا کہ پجاری کی بیٹی نرمالی کے روپ میں یہ یا تو اس کی کوئی ہم شکل ہے یا کوئی جادوگرنی ہے۔ مگر یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ یہ لڑکی ایک سانپ یا ناگن ہو گی۔ کستوری ناگن اپنا پھن اٹھائے جھوم رہی تھی پھر اس نے ایک زبردست پھنکار ماری اور اچھل کر عنبر کی گردن پر ڈس دیا۔ عنبر نے سوچا کہ اب یہ معلوم کرنے کے لئے یہ لڑکی اصل میں کون ہے اسے جھوٹ موٹ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مر جانا چاہیئے چنانچہ عنبر وہیں زمین پر گر پڑا اور ایسے پڑ گیا جیسے مر گیا ہو۔ کستوری ناگن سانپ کی شکل میں رینگتی ہوئی اس کے قریب آ گئی۔ وہ حیران تھی کہ عنبر کا جسم ابھی تک پگھلا کیوں نہیں کستوری ناگن کے زہر کا اثر تو پتھر کو پانی بنا دیتا تھا اور انسان کو جب ڈستی تھی تو وہ ایک دم سے موم کی طرح سے پگھل جاتا تھا مگر عنبر کے ساتھ ایسا نہیں ہوا تھا۔ کستوری ناگن نے عنبر کو ایک بار پھر ڈس دیا۔

اس بار بھی عنبر کا جسم بالکل نہ پگھلا۔ کستوری ناگن نے فوراً عورت کی شکل بدل لی اور عنبر کے دل کے ساتھ کان لگا دیا عنبر نے اپنے دل کی دھڑکن روک لی۔ کستوری ناگن کو یقین ہو گیا کہ عنبر مر چکا ہے مگر اس کا جسم پگھل کیوں نہیں رہا اچانک اسے خیال آیا کہ شاید یہ ناگ دیوتا کا اثر ہو کیونکہ چاندی ایسا ناگ دیوتا عنبر کے جسم کے اوپر سے گذر گیا تھا اس لئے عنبر کا جسم ناگن کے زہر سے اب پگھل نہیں سکتا تھا کستوری ناگن اس پر ہی مطمئن تھی کہ عنبر مر تو گیا ہے۔ اس نے عنبر کی لاش" کو تابوت میں پجاری کی بیٹی نرمالی کی لاش کے ساتھ ہی ڈال دیا اور تابوت کا ڈھکنا بند کر دیا۔

کستوری ناگن نے اب بڑے اطمینان سے پھنکار اری اور سانپ کی زبان میں سوراخ کے کے قریب جا کر ناگ دیوتا کو آواز دی۔

" اے عظیم ناگ دیوتا! میں ایک معمولی ناگن ہوں اور تمہارے درشن کی پیاسی ہوں۔ میں تمہیں دیکھنا چاہتی ہوں۔ تمہاری خدمت کرنا چاہتی ہوں میں تیری لونڈی بن کر تمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہوں یہی میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش ہے۔ مجھے اپنا دیدار کر لینے دے"

وہاں ناگ دیوتا ہوتا تو اسے جواب دیتا۔ وہاں تو سوراخ میں سوائے کیڑے مکوڑوں کے اور کچھ بھی نہیں تھا۔ عنبر تابوت میں پڑا کستوری ناگن کی آواز سن رہا تھا جب ناگ دیوتا نے کوئی جواب نہ دیا تو کستوری ناگن نے ایک بار پھر ناگ دیوتا کو آواز دی۔ مگر اس دفعہ بھی کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ کستوری ناگن سمجھ گئی کہ ناگ دیوتا اہرام سے کہیں دور چلا گیا ہے کستوری ناگن کو ناگ دیوتا کے ٹھکانے کا پتہ چل گیا تھا اسے معلوم ہو گیا تھا کہ ناگ دیوتا اسی اہرام میں آتا جاتا رہتا ہے اس نے سوچا کہ وہ دوسرے روز پھر آئے گی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کستوری ناگن نے تسلی کے لئے ایک بار تابوت کا ڈھکنا کھول کر دیکھا۔ عنبر سانس روکے اسی طرح لیٹا ہوا تھا۔ کستوری ناگن نے ڈھکنا بند کر دیا۔ اور دیوار کے شگاف میں سے باہر آگئی۔ اس نے پتھر اٹھا کر شگاف کو بند کر دیا۔ اور سیدھی اپنے نقلی باپ پجاری کے مندر میں آگئی۔ باقی رات وہ اپنی کوٹھڑی میں لیٹی یہی سوچتی رہی کہ صبح جب وہ اہرام میں جائے گی تو ناگ ضرور اسے مل جائے گا۔ کستوری ناگن خلائی دنیا سے ایک چھوٹا سا منکا اپنے ساتھ لائی تھی اس منکے کو اس نے بہت سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔ یہ منکا ناگ دیوتا کو بے بس کر کے اپنے قابو میں کرنے کے لئے تھا۔ اس منکے کا سائز بڑے بیر جتنا تھا اس کا رنگ سبز تھا۔ اس میں ایک سوراخ تھا جو منکے کے اندر چلا گیا تھا۔ منکا اندر سے کھوکھلا تھا کستوری ناگن اسی منکے میں ناگ دیوتا کو بند کر کے اپنی خلائی دنیا میں لے جانا چاہتی تھی اس نے اٹھ کر الماری کا نچلا دروازہ کھولا اندر سے ایک ڈبی نکالی۔ اس ڈبی کو کھولا تو اندر سبز منکا موجود تھا۔

کستوری ناگن نے منکے کو واپس سنبھال کر رکھ دیا اور

پلنگ پر لیٹ گئی۔

جب کستوری ناگن چلی گئی تو عنبر تابوت سے باہر نکل آیا وہ چبوترے پر بیٹھ کر سوچنے لگا کہ یہ عورت ناگن ہے تو ناگ کی تلاش میں کیوں لگی ہے؟ کہیں یہ اسے کوئی نقصان تو نہیں پہنچانا چاہتی۔ اگر ایسی بات نہ ہوتی تو وہ اسے کبھی نہ ڈستی اگر اس نے عنبر کو بھی ڈس کر ہلاک کرنا چاہا ہے تو ضرور اس عورت کی نیت ٹھیک نہیں ہے۔ چونکہ عنبر نے جھوٹے موٹے ہی سہی مگر اس عورت کو ناگ دیوتا کا ٹھکانہ بتا دیا تھا اس لئے وہ اب اسے اپنے راستے سے ہمیشہ کے لئے ہٹا دینا چاہتی تھی۔

عنبر سوچنے لگا کہ اب اسے کیا کرنا چاہیئے؟ اسے کسی ایسی ترکیب پر عمل کرنا ہو گا کہ جس سے وہ اس ناگن عورت کی نگرانی بھی کرتا رہے اور اس کے سامنے بھی نہ جائے۔ ایسی کوئی صورت عنبر کو نظر نہیں آ رہی تھی۔ اگر وہ ماریا ہوتا تو یہ کام بڑا آسان تھا۔ عنبر کو بے اختیار ماریا یاد آگئی اگر اس وقت وہ اس کے پاس ہوتی تو سب کام ٹھیک ہو جاتا آخر عنبر اسی نتیجے پر پہنچا کہ اسے بھیس بدل کر ابوالہول کے پاس ٹیلے کے قریب ٹھکانہ بنا لینا چاہیئے کیونکہ ناگن عورت چھوٹے اہرام میں ناگ دیوتا کی تلاش میں ضرور آیا کرے گی۔ ابوالہول اہرام

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے قریب ہی تھا عنبر اہرام سے باہر نکل آیا اب اس کو یہ خیال آیا کہ ناگن عورت کو تابوت میں عنبر کی لاش نظر نہ آئی تو اسے شک ہو جائے گا کہ عنبر کوئی زبردست طاقت رکھتا ہے عنبر کے قدم وہیں رک گئے۔ وہ اہرام کے پاس ہی ٹھنڈی ریت پر رات کے اندھیرے میں بیٹھ گیا۔ اور سوچنے لگا کہ اسے کیا کرنا چاہیئے۔ اس نے یہی فیصلہ کیا کہ اسے ہر حالت میں اہرام کے اندر ہی رہنا چاہیئے دن کے وقت وہ ٹیلے کے آس پاس پھرتا رہے اور اندھیرا ہوتے ہی تابوت میں لاش کی طرح لیٹ جائے۔ جس طرح وہ ناگن کے ڈسنے کے بعد لٹایا گیا تھا۔

مصیبت یہ تھی کہ تابوت میں پہلے بھی ایک لاش پڑی تھی جو اب ہڈیوں کا پنجر بنتی جا رہی تھی یہ بڑے پجاری کی بیٹی زمال کی لاش تھی۔

شام ہونے تک عنبر ابوالہول کے مندر کے آس پاس پھرتا رہا پھر وہ اہرام کے قریب آ کر بیٹھ گیا اس نے سوچا کہ کیوں نہ کسی سانپ سے اس ناگن عورت کے بارے میں دریافت کیا جائے کہ یہ اصل میں ہے کون۔ عنبر نے سانپ کی زبان میں آواز دی ایک سانپ اپنے بل میں سے نکل کر عنبر کے پاس آ گیا عنبر نے اپنا تعارف کروانے کے بعد اس سے ناگن

عورت کے بارے میں پوچھا تو سانپ نے کہا۔

"اس عورت کے جسم کے گرد ایک دھواں سا پھیلا ہوا ہے" میں نے اسے کئی بار یہاں آتے جاتے دیکھا ہے۔ ہم اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں کر سکے اگر وہ سانپ کا روپ بدل لیتی ہے تو ضرور کوئی جادوگری ہے؟

عنبر کو روز شام کے اندھیرے میں ایک گھوڑ سوار اہرام کی طرف آتا نظر آیا۔ اس نے سانپ کو رخصت کر دیا کیونکہ یہ کستوری ناگن تھی۔ جو اہرام کی طرف آ رہی تھی عنبر اہرام میں داخل ہو گیا اس نے پتھر دوبارا اپنی جگہ پر رکھ دیا اندر جا کر وہ تابوت میں اسی طرح لیٹ گیا جیسے وہ پہلے لیٹا ہوا تھا۔ اس نے ڈھکنا اوپر کر لیا۔ کستوری ناگن نے گھوڑے کو باہر کھڑا کیا۔ اور خود اہرام کے اندر چلی گئی۔ سب سے پہلے اس نے تابوت ڈھکنا ہٹا کر دیکھا۔ عنبر کی لاش ویسے ہی پڑی تھی۔ کستوری ناگن اس بات پر بھی حیران ہوئی کہ لاش ویسی کی ویسی ہی تھی۔ وہ ذرا بھی خراب نہیں ہوئی تھی۔ عنبر کا معمہ کستوری ناگن کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ پہلے اس کا جسم پگھلا نہیں تھا اور اب لاش خراب نہیں ہو رہی تھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کستوری ناگن اِسے بھی ناگ دیوتا کی کرامت سمجھی۔ کیونکہ ناگ دیوتا عنبر کے جسم پر سے رینگ گیا تھا۔
کستوری ناگن نے ایک بار پھر ناگ دیوتا کو آواز دی۔

"ناگ دیوتا! میں تیری لونڈی ہوں۔ صرف تمہارا درشن کرنا چاہتی ہوں۔ یعنی تجھے دیکھ کر تیری خدمت کرنا چاہتی ہوں۔ میرے دل میں اور کچھ نہیں ہے۔ ایک بار مجھے اپنا دیدار کرا دے ناگ دیوتا۔"

عنبر تابوت میں سن رہا تھا۔ ناگ دیوتا کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ ناگ وہاں تھا ہی نہیں۔ اگر ہوتا تو ضرور سامنے آکر کستوری ناگن سے بات کرتا۔ عنبر بھی اب یہی سمجھنے لگا تھا یہ ناگن عورت اصل میں ناگ دیوتا کی دیوانی ہے اس سے بڑی عقیدت رکھتی ہے۔ اور محض اس کی محبت اور عقیدت کی وجہ سے سب کچھ کر رہی ہے عنبر کو کستوری ناگن سے ہمدردی ہونے لگی اس نے دل میں خیال کیا۔ کہ اگر واقعی یہ ناگن عورت ناگ سے اس قدر محبت رکھتی ہے تو اسے ناگ سے ملوا دینا چاہیئے۔ عنبر اس ناگن عورت یعنی کستوری ناگن کو بے ضرر عورت سمجھنے لگا جس کا مقصد محض ایک نظر دیکھنا اور اس کی خدمت کرنا تھا۔

عنبر نے سوچا کہ اس طرح تو وہ قیامت تک ناگ کو آوازیں دیتی رہے گی۔ تب بھی ناگ اسے کبھی نہیں ملے گا
عنبر نے سوچا کہ اس ناگن عورت کی مدد کرنی چاہیئے کیونکہ وہ ناگ کے پریم میں دیوانی ہو رہی ہے۔ چنانچہ عنبر تیار ہو گیا۔

تیسری بار جب تومالی نے بلند آواز میں کہا۔

"ناگ دیوتا! میں ساری زندگی تیری نوکرانی بن کر بسر کروں گی۔ مجھے تم سے کوئی غرض نہیں ہے میں تو بچپن سے تیرے نام کی عاشق تھی پجاری کی بیٹی کا بھیس بھی میں نے جادو کے منتر سے صرف اس لئے بدلا کہ میں نے سنا تھا کہ پجاری کو تمہارا علم ہے کیا تم اپنی لونڈی پر رحم نہیں کھاؤ گے"؟

چونکہ عنبر بھی سانپوں کی زبان جانتا تھا۔ پس اس نے تابوت سے جواب دیا۔

"میں تمہیں ناگ دیوتا سے ملا سکتا ہوں"

کستوری ناگن نے سانپ کی آواز سنی تو حیران ہو کر بولی

"تم...... تم کون ہو"؟

عنبر نے کہا۔

"میں ناگ دیوتا کا دوست ہوں"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تم کہاں ہو؟" کستوری ناگن نے پوچھا۔

عنبر نے کہا۔

"میں تابوت کے اندر ہوں"۔

کستوری ناگن نے جلدی سے تابوت کا ڈھکن اٹھا دیا تابوت کے اندر عنبر اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ کستوری ناگن کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔ عنبر تابوت سے باہر نکل آیا اور بولا۔

نومالی! تم نے اگرچہ مجھ کو راستے سے ہٹانے کے لئے ڈس دیا تھا مگر تم یہ نہیں جانتی تھی کہ میں مر نہیں سکتا۔

کستوری ناگن پھٹی پھٹی آنکھوں سے عنبر کو تکنے لگی۔

تم۔ تم کون ہو؟ تم اصل میں کون ہو؟

عنبر نے مسکرا کر کہا

"میں عنبر ہی ہوں مگر اب تک تم مجھے جو سمجھتی رہی ہو۔ میں وہ نہیں ہوں۔ میں سانپوں کی زبان جانتا ہوں۔ اس لئے اسی زبان میں تم سے بات کر رہا تھا"۔

کستوری دل میں سوچنے لگی کہ یہ شخص کہیں اس کے ساتھ کوئی فریب تو نہیں کر رہا۔

عنبر نے کہا۔

"نومالی! میں جانتا ہوں کہ تم اصل میں پجاری کی بیٹی نہیں ہو۔ بلکہ تم نے جادو کے زور سے پجاری کی بیٹی کا روپ دھار رکھا ہے مگر اب جب میں نے دیکھ لیا ہے کہ تم اصل میں ناگ دیوتا سے بے حد محبت کرتی ہو تمہارے دل میں ناگ دیوتا سے بڑی عقیدت ہے چنانچہ میں نے فیصلہ کرلیا ہے کہ تم پر اپنا آپ ظاہر کر دوں۔ اگر تمہارے دل میں ناگ دیوتا کے بارے میں برے ارادے ہوتے تو میں کبھی تم پر اپنا آپ ظاہر نہ کرتا اب میں تمہیں بتاتا ہوں۔ میرا نام عنبر ہے میں ناگ دیوتا کا دوست ہوں۔ ہم کچھ ساتھی ہزاروں برس سے تاریخ کے راستوں پر سفر کر رہے ہیں مجھ میں یہ طاقت ہے کہ میں مر نہیں سکتا جب تک میرا سفر ختم نہیں ہو جاتا۔

عنبر نے جان بوجھ کر کستوری ناگن کو ماریا کیٹی جولی سانگ اور تھیو سانگ کے بارے میں کھول کر نہ بتایا کیونکہ اس کی ضرورت نہیں تھی۔ اس کے خیال میں پجاری کی بیٹی کو ناگ دیوتا سے ملاقات کی تمنا تھی اور وہ ناگ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے اس کی ملاقات کرا سکتا تھا۔ باقی لوگوں کے بارے میں بتانے کی ابھی ضرورت نہیں تھی عنبر نے یہ غلطی کی کہ کستوری ناگن کو ناگ کی ہمدرد اور عقیدت مند سمجھ بیٹھا کستوری ناگن بھی اس خیال سے بڑی خوش ہوئی ۔ کہ عنبر کو معلوم ہی نہیں کہ کستوری ناگن کے دل میں کیا ہے اور یہ کہ وہ ناگ دیوتا کو اغوا کر کے اپنی خلائی دنیا میں لے جانا چاہتی ہے ۔ چنانچہ کستوری ناگن نے فوراً طے کر لیا کہ وہ عنبر کی خوشامد کر کے اس کی مدد سے ناگ دیوتا سے ملے گی ۔ اور پھر اپنی خاص طاقت کے ذریعے اسے یہاں سے اغوا کر کے اپنی دنیا میں لے جائے گی ۔ خلائی ناگن ہونے کی وجہ سے کستوری ناگن کے جسم کے گرد ایک نہ نظر آنے والی ہلکی سی دھند چھائی رہتی تھی جس کی وجہ سے کوئی سانپ یہ معلوم نہ کر سکتا تھا کہ اصل میں یہ کون عورت ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ عنبر کو سانپ نے کہا تھا ۔ کہ میں اس عورت کے بارے میں صرف یہی بتا سکتا ہوں کہ یہ ایک عام عورت ہے مگر اسے جادو کا منتر آتا ہے اس منتر کی مدد سے اس نے ناگن عورت کا روپ بدل رکھا ہے اور اسی منتر کی وجہ سے وہ ناگن بن جاتی ہے ۔ عنبر کہہ رہا تھا ۔

" میں جانتا ہوں کہ تمہارے پاس ایک خاص جادو ہے جس کی مدد سے تم ناگن کا روپ بدل لیتی ہو مگر چونکہ تم یہ جادو صرف ناگ دیوتا کی محبت کے وجہ سے سیکھا ہے اس لیئے میں تمہیں معاف کر دیتا ہوں اب تمہیں ناگن بن کر کسی سانپ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں میں خود ناگ دیوتا کی تلاش میں ہوں چلو ۔ آج سے ہم دونوں مل کر ناگ کی تلاش کرتے ہیں "

کستوری ناگن کی تو دلی مراد بر آئی تھی ۔ عنبر ایک ایسا شخص تھا جو نہ صرف ناگ کو پہچانتا تھا بلکہ ناگ دیوتا کی دور سے خوشبو بھی محسوس کر سکتا تھا ۔

کستوری ناگن مکاری اور عیاری سے کام لیتے ہوئے عنبر کے آگے ہاتھ باندھ کر کھڑی ہو گئی اور بولی ۔

" عنبر ! آج سے تم بھی میرے آقا ہو اور میں تمہاری غلام ہوں ۔ کیونکہ تم میرے ناگ دیوتا کے دوست ہو ۔ کاش تمہاری وجہ سے میں ناگ دیوتا کا دیدار کر سکوں اور پھر لونڈی بن کر ان کی خدمت کر سکوں ۔ میں سپیرے باپ کی بیٹی ہوں بچپن ہی سے میرے دل میں خواہش پیدا ہو گئی تھی کہ میں ناگ دیوتا کے درشن کروں ۔ وہ مل جائے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تو اس کی خدمت کروں۔ شاید اس وجہ سے میرے جسم سے خوشبو آیا کرتی تھی پھر مجھے کچھ لوگ اغوا کر کے لے گئے مگر ناگ دیوتا کی محبت اور عقیدت نے مجھے ان سے بچا لیا۔ ناگ دیوتا نے مجھے بادشاہ کے قید خانے سے بھی بچا لیا تم تو جانتے ہی ہو اب میں تم سے کچھ نہیں چھپاؤں گی۔ میں نے جادو کے منتر سے اس لئے پجاری کی بیٹی کا روپ بدلا تھا اور اس کے گھر زندہ ہونے کا بہانہ بنا کر آ گئی تھی کہ مجھے پتہ چلا تھا کہ بڑے پجاری کے پاس ناگ دیوتا آتا ہے لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ وہ ناگ دیوتا کو نہیں بلا سکتا۔ کیونکہ اس نے میری شادی سانپ دیوتا سے کر دی تھی جو میں نے سخت غلطی کی کہ حامی بھری تھی۔ اب تم نے مجھے یہ بتا کر کہ تم ناگ دیوتا کے دوست ہو اور تم اس کو نہ صرف پہچانتے ہو بلکہ اس کی خوشبو بھی محسوس کرتے ہو۔ میرے دل میں امید کی شمع روشن کر دی ہے۔ میں تمہارے ہاتھ جوڑتی ہوں مجھے کسی طرح صرف ایک بار ناگ دیوتا کا دیدار کرا دو اس کے بعد میں تم سے کچھ نہیں مانگوں گی بس پھر میں اپنے دیس ہندوستان

چلی جاؤں گی اور ساری زندگی ناگ دیوتا کا بُت بنا کر اس کی پوجا کرتی رہوں گی۔

عنبر کستوری ناگن کی چکنی چپڑی باتوں سے اور زیادہ متاثر ہُوا اس نے پُوچھا۔

"تمہارا اصلی نام کیا ہے اور کیا تم ہندوستان کی رہنے والی ہو؟"

کستوری ناگن نے بڑی عیاری سے کہا۔

"اصل میں میرا پہلا جنم ہندوستان میں سانپوں کے ایک پجاری کے گھر ہوا تھا تب میرا نام کستوری تھا۔ تم بھی مجھے کستوری کے نام سے یاد کر سکتے ہو اب میرے دل کا حال تم پر کھل چکا ہے میں نے تم سے کچھ نہیں چھپایا میں تم سے التجا کرتی ہوں کہ تم بھی مجھ سے ناگ دیوتا کو مت چھپانا۔

عنبر بڑا متاثر ہُوا اس نے کہا۔

"کستوری! تم فکر نہ کرو۔ جب تمہارے دل کا حال مجھ پر ظاہر ہو گیا تھا تو تب ہی میں نے بھی اپنا آپ ظاہر کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا اب ہمیں یہاں سے نکل چلنا چاہیے"

کستوری ناگن نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"مجھے اب بڑے پجاری کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہے یہ تمہیں بھی معلوم ہو چکا ہے کہ وہ میرا باپ نہیں ہے۔"

عنبر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ میرا بھی کچھ نہیں لگتا میں تو وہاں صرف تمہاری وجہ سے ٹھہرا ہوا تھا۔ کیونکہ میں نے دیکھا تھا کہ تم ناگ دیوتا میں دلچسپی لے رہی ہو چونکہ مجھے بھی اپنے دوست کی تلاش تھی اس لئے میں یہ جاننا چاہتا تھا کہ تم ناگ دیوتا یعنی میرے دوست میں کس لئے دلچسپی لے رہی ہو۔ کہیں تمہاری نیت خراب تو نہیں ہے مگر اب مجھ پر یہ حقیقت کھل گئی ہے کہ تمہاری نیت تو بڑی اچھی ہے۔ اور تم ہم سے زیادہ ناگ سے پیار کرتی ہو اور محض اس سے عقیدت اور محبت کی وجہ سے اس سے ملنا چاہتی ہو۔ اب ہم اکٹھے ملک ایران کی طرف جائیں گے میرا دل کہتا ہے ناگ ہمارے دوسرے ساتھیوں کے ہمراہ وہیں ہمیں ملے گا۔ کستوری ناگن کو ناگ کے دوسرے ساتھیوں سے کوئی دلچسپی نہیں تھی کستوری ناگن تو صرف ناگ دیوتا کو ہر حالت میں

اغوا کرنا چاہتی تھی۔ چنانچہ اس نے فوراً عنبر کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔

"عنبر بھائی! تم مجھے جس طرح لے چلو گے میں اسی طرح چلوں گی بس کسی طرح ناگ دیوتا کا دیدار ہو جائے اب تو دل میں سوائے اس کے اور کوئی حسرت نہیں ہے۔"

عنبر نے کہا۔

"خدا نے چاہا تو تمہاری یہ حسرت ضرور پوری ہو گی۔ کیونکہ ہم اپنے سفر میں کئی بار ایک دوسرے سے جدا ہوئے ہیں اور پھر مل جاتے ہیں"

وہ اہرام سے نکلے تو رات ہو گئی تھی۔ عنبر نے کہا۔

"ہمیں مندر میں چل کر ایک اور گھوڑا لینا ہو گا۔"

کستوری ناگن بولی۔

"تم میرے گھوڑے پر بیٹھ جاؤ میں ناگ کی تلاش میں پیدل بھی صحراؤں کی خاک چھان سکتی ہوں۔"

کستوری ناگن غضب کی اداکاری کر رہی تھی۔ عنبر پر اس کی جھوٹی اداکاری کا بڑا اثر ہو رہا تھا۔ وہ بولا۔

"نہیں نہیں کستوری!

ہم ایک اور گھوڑا لیں گے ابھی تم ہی گھوڑے پر بیٹھو گی میرا کیا ہے۔ میں تو بالکل نہیں تھکا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنبر نے کستوری ناگن کو گھوڑے پر بٹھایا اور خود اس کے ساتھ پیدل چلنے لگے۔

کستوری کہنے لگی۔

"یہ بڑی حیرانی کی بات ہے۔ عنبر بھائی تم مر نہیں سکتے پھر تو تمہیں بھوک پیاس بھی لگتی ہوگی۔"

عنبر ہنس کر بولا۔

"ناگ سے تمہاری عقیدت کو دیکھتے ہوئے میں نے اپنا راز تم پر ظاہر کر دیا ہے ورنہ میں نے یہ بات کبھی کسی کو نہیں بتائی لیکن اب ناگ کی تلاش میں تمہیں میرے ساتھ رہنا تھا اس لئے یہ راز تم پر کھولنا ہی پڑا مجھے نہ بھوک لگتی ہے نہ پیاس اور نہ مجھے نیند کی ضرورت ہوتی ہے میں کئی ہزار سال سے ایسے کا ایسا ہی ہوں۔"

کستوری ناگن نے دل میں سوچا کہ کہیں یہ شخص میری راہ میں رکاوٹ تو نہیں بن جائے گا؟ اس نے یہ کہہ کر اپنے دل کو تسلی دے دی کہ اس کے پاس جو خلائی ناگن کا سبز منکا ہے۔ وہ ناگ کو اس میں بند کر کے لے جائے گی۔ وہ یہ کام ایسی چالاکی اور ہوشیاری سے سے کرے گی کہ عنبر اور اس کے دوسرے ساتھیوں کو پتہ ہی نہیں چل سکے گا۔ کستوری ناگن اب عنبر کی بہت خوشامد کرنے لگی ہر گھڑی ناگ دیوتا کی عقیدت کے گُن گاتی تھی۔ مندر میں سے عنبر نے

ایک دوسرا گھوڑا لیا اور وہ ملک ایران کی طرف روانہ ہو گئے راستے میں عنبر نے کستوری ناگن سے پوچھا۔

"کستوری! تم نے سانپ سے باتیں کی تھیں تو اس نے ناگ کے بارے میں تمہیں کچھ نہیں بتایا تھا۔"

کستوری ناگن نے کہا۔

"اس نے کہا تھا کہ اُسے کسی طرف سے ناگ دیوتا کی خوشبو بھی نہیں آرہی۔ پھر اُس نے تمہارے بارے میں بتایا کہ تمہارے جسم سے ناگ دیوتا کی دھیمی دھیمی خوشبو آرہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے تم سے معلوم کرنا چاہا تھا کہ تم کسی ایسی جگہ تو نہیں بیٹھے.. یا لیٹے کہ جہاں ناگ دیوتا بیٹھا یا لیٹا ہو۔ پھر جب تم نے مجھے جھوٹ موٹ بتایا کہ ناگ دیوتا اہرام کے سوراخ میں آیا کرتا ہے اور اس کا جسم سفید چاندی جیسا ہے تو میں نے تمہیں اس لئے ناگن بن کر ڈس دیا کہ تم کسی کو یہ نہ بتا دو کہ میں ناگ دیوتا کی تلاش میں ہوں۔ کیونکہ اس طرح مجھے ڈر تھا کہ بڑا پجاری اور سانپ دیوتا میرے دشمن بن جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ ناگ دیوتا مجھے جلا کر راکھ کر ڈالے یہی وجہ تھی کہ میں نے تمہیں ڈسا تھا۔"

عنبر ہنس کر بولا۔ "وہ تو میری خوش قسمتی تھی کہ میں مر نہیں سکتا تھا ورنہ تمہارا زہر میرے جسم کو پگھلا دیتا۔"

کستوری ناگن نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ عنبر بھائی!

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تم میرے آقا ہو تم ناگ دیوتا کے دوست ہو اس لئے میرے بھی آقا ہو۔ تم مجھے معاف کر دینا۔ مجھے تمہارے بارے میں کچھ پتہ نہیں تھا"

عنبر نے کہا۔

"ارے کوئی بات نہیں کستوری! مجھے تم سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ کیونکہ تم ناگ کی پرستار ہو"

ملک مصر سے یہ لوگ ملک ایران کی طرف جا رہے تھے کستوری ناگن نے بھی عنبر کو یہی بتایا تھا۔ جادو کے منتر کی وجہ سے نہ اسے بھوک لگتی ہے نہ پیاس اور نہ اسے سونے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ عنبر نے اس سے کہا کہ اب اسے پجاری کی بیٹی کی شکل میں رہنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ اپنی اصلی شکل کیوں نہیں اختیار کر لیتی۔

اس پر عیار کستوری ناگن نے کہا۔

"میرے جادو کی شرط ہے کہ اگر میں کسی دوسرے انسان کی شکل بدلوں گی تو پھر مجھے ایک برس تک اسی شکل میں رہنا ہو گا اس لئے میں مجبور ہوں کہ پجاری کی بیٹی کی شکل ہی بنائے رکھوں۔ عنبر کو یقین آ گیا اور وہ گھوڑے کو قدم قدم چلاتا رہا اب وہ مصر اور ایران کے درمیان جو ویران خطرناک صحرا ہے اس میں داخل ہو گئے۔ رات کے اندھیرے میں انہیں دور سے کسی کے بلانے کی آواز سنائی دی

آگے کیا ہوا جاننے کے لیے قسط نمبر ۱۶ ناگن محل میں پڑھیئے۔